اردو گلشن

جماعت: ہفتم

ششماہی: اول

Class : 7 Semester: 1

© Government of Andhra Pradesh, Amaravati

First Published 2020

New Impression - 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026

DISCLAIMER

Any form of copying of the content, information and illustrations from this textbook is a punishable offence.

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published. Without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser. The copyright holder of this book is the Commissioner of School Education, Amaravati, Andhra Pradesh.

This book has been printed on 70 GSM, SS Maplitho, Title Page 220 GSM. White ArtCard

Published by SCERT & Samagra Shiksha, Government of Andhra Pradesh, Amaravati.

Our National Anthem قومی ترانہ

Jana-gana-mana-adhinayaka jaya he	جن گن من ادھی نایک جیہ ہے
Bharata-bhagya-vidhata	بھارت بھاگیہ ودھاتا
Panjaba-Sindhu-Gujarata-Maratha	پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا
Dravida-Utkala-Banga	ڈراوڈ، اتکل، ونگا
Vindhya-Himachala-Yamuna-Ganga	وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا
uchchala-jaladhi-taranga	اچھل جل دھی ترنگا
Tava Subha name jage,	توشبھ نامے جاگے
tava subha asisa mage,	توشبھ آسش ماگے
gahe tava jaya-gatha.	گاہے توجیا گاتھا
Jana-gana-mangala-dayaka jaya he	جن گن منگل دایک جیہ ہے
Bharata-bhagya-vidhata.	بھارت بھاگیہ ودھاتا
Jaya he, Jaya he, Jaya he,	جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے
jaya jaya jaya jaya he.	جیہ جیہ جیہ جیہ ہے
- Rabindranath Tagore	-رابندر ناتھ ٹیگور

Pledge || عہد

ہندوستان میرا وطن ہے۔ تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گونا گوں ورثے پر فخر کرتا ہوں / کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا / کرتی رہوں گی۔ میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا / کروں گی اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا / کروں گی۔ میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ کروں گا / کروں گی۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں / کرتی ہوں۔

-پیڈی مرّی وینکٹا سُبّاراؤ

India is my country. All Indians are my brothers and sisters.
I love my country and I am proud of its rich and varied heritage.
I shall always strive to be worthy of it.
I shall give my parents, teachers and all elders respect,
and treat everyone with courtesy. I shall be kind to animals.
To my country and my people, I pledge my devotion.
In their well-being and prosperity alone lies my happiness.

- Pydimarri Venkata Subba Rao

Printed in India
at the A.P. Govt., Textbook Press
Amaravati, Andhra Pradesh.

TARANA-E-HIND

Sare jahan se accha Hindostan hamara
Hum bulbulain hai iss ki yeh gulsitan hamara
Ghurbat men hon agar ham rahta hai dil vatan men
Samjho vahin hamen bhi dil hain jahan hamara
Parbat voh sab se uncha hamsaya asman ka
Voh santari hamara voh pasban hamara
Godi men khelti hain is ki hazaron nadiya
Gulshan hai jin ke dam se rashk-e-janan hamara
Mazhab nahin sikhata apas men bayr rakhna
Hindi hai ham vatan hai Hindostan hamara

-- Allama Iqbal

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

علامہ اقبال

ترانۂ اردو

تو ہے شیریں تری زباں
حسن ہے تیرا جواں
زینتِ ہندوستاں
سب دلوں میں تو نہاں
تو ہے زندہ جاوداں
اے مری اردو زباں

سب زبانوں کا نکھار
تیرے قدموں پر نثار
اک جہاں ہے بادہ خوار
تیری مے کا ہے خمار
تجھ سے روشن دو جہاں
اے مری اردو زباں

میرؔ و غالبؔ اور ظفرؔ
ذوقؔ و اقبالؔ و جگرؔ
خود کو تجھ پہ وار کر
اپنے خوں سے سینچ کر
تجھ کو بخشا اک نشاں
اے مری اردو زباں

لاکھ تجھ پہ ہوں ستم
کیوں بھلا ہو کوئی غم
تیرے قدموں کی قسم
ہوں گے قرباں تجھ پہ ہم
جاں نثاروں کی اے جاں
اے مری اردو زباں

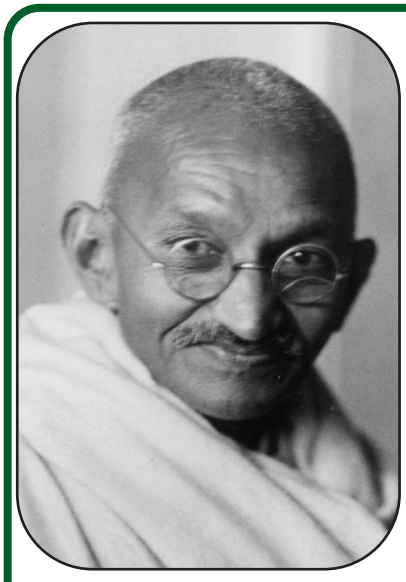
امن کی ہے تو کرن
پیار کا تجھ سے چلن
تجھ میں ہے وہ بانکپن
ہیں فدا گنگ و جمن
پیار سے پیاری زباں
اے مری اردو زباں

NEP-2020 اور NCF-SE2023 میں زبان کی تعلیم کا نقطۂ نظر

زبان کی تعلیم بچوں کی ذہنی صلاحیت، اظہارِ خیال اور سماجی و ثقافتی ترقی کا اہم ذریعہ ہے۔ زبان کے ذریعے بچے سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے جیسی مہارتیں سیکھ کر اپنے خیالات کو واضح طور پر ظاہر کر سکتے ہیں۔

NEP-2020 کے مطابق زبان سیکھنے کا عمل بچوں میں مؤثر مواصلاتی مہارتیں، تخلیقی سوچ اور پڑھنے لکھنے کی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ کثیر لسانی تعلیم بچوں کی فکری صلاحیت کو وسعت دیتی ہے اور مختلف ثقافتوں کا احترام کرنے کا رویہ پیدا کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں بچوں میں اپنی شناخت کا احساس، معاشرے سے وابستگی کا شعور اور ثقافتی اقدار کے تئیں قدر و احترام پیدا ہوتا ہے۔ زبان کی تعلیم بچوں میں تنقیدی سوچ، مسائل حل کرنے کی صلاحیت اور خود سیکھنے کی مہارت کو فروغ دیتی ہے۔ زبان کے ذریعے کہانیاں، نظمیں اور مکالمے سیکھنا بچوں میں تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔

گاندھی جی کا طلسمان (خود احتسابی اصول)



میں آپ کو ایک طلسمان (اصول) دیتا ہوں۔
جب بھی آپ کسی تذبذب میں ہوں یا آپ کی خودغرضی بڑھ جائے تو اس کسوٹی کو آزمائیں:
سب سے غریب اور سب سے کمزور شخص جسے آپ نے دیکھا ہو، اس کے چہرے کو یاد کریں اور خود سے پوچھیں کہ آپ کا لیا ہوا فیصلہ کیا اس شخص کے کسی کام آئے گا؟ کیا اس سے اُسے کوئی فائدہ پہنچے گا؟ کیا اسے اپنی زندگی اور اپنی تقدیر پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا موقع ملے گا؟ دوسرے لفظوں میں، کیا وہ فیصلہ بھوک اور غربت میں مبتلا کروڑوں لوگوں کو سوراج کی طرف رہنمائی کرے گا؟
جب آپ ان سوالات کے جواب دیں گے تو آپ کے شکوک دور ہو جائیں گے اور آپ کی خودغرضی پگھل جائے گی۔

یم۔ کے۔ گاندھی

نصاب کے مقاصد

زبان صرف الفاظ یا قواعد کا مجموعہ ہی نہیں ہے۔ یہ اظہارِ خیال اور فہم کی نشوونما کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔ جب طلبہ زبان کو واضح اور فطری انداز میں استعمال کر سکتے ہیں تب ہی حقیقی لسانی مہارت ترقی پاتی ہے۔ اسی لیے زبان کی تدریس میں تعلیمی مقاصد اور صلاحیتیں باہمی ربط اور ہم آہنگی کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ زبان سیکھنے کے لیے ایک جامع طریقۂ کار کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم میں تیاری کا مرحلہ نہایت اہم ہے۔ اس مرحلے کے لیے ضروری تعلیمی منصوبہ بندی کے مقاصد کو قومی نصابی فریم ورک نے مقرر کیا ہے۔

CG-1 زبانی مہارتوں کو فروغ دینا۔ موضوع کو واضح طور پر سمجھ کر بامعنی جملوں کے ساتھ فکری اور جامع انداز میں اظہار کرنا۔

1.1 مختلف موقعوں پر آسانی اور بامعنی انداز میں گفتگو کر سکنا۔

1.2 کلاس میں پڑھے گئے اسباق سے اہم نکات کو مختصراً بیان کرنا۔

1.3 زبانی پیشکشیں (دکھاؤ اور بتاؤ، تقریبات میں مہمانوں کو مدعو کرنا، مختصر تقاریر اور جماعتی مباحثے) کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا۔

CG-2 مانوس اور غیر مانوس تحریروں (نثر، گیت، نظم) کو پڑھ کر سمجھنا اور ان کا اظہار کرنا۔

2.1 مختلف تحریروں کو سمجھنے کے لیے تصور کرنا، اندازہ لگانا اور بصری تصور (Visualisation) جیسے مختلف فہمی حکمت عملیاں استعمال کرنا۔

2.2 اہم نکات کو سمجھنا اور خلاصے کو جاننا۔

CG-3 سمجھے ہوئے موضوعات اور تجربات کو ظاہر کرنے کے لیے سادہ اور بامعنی جملے لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

3.1 جملوں کو ترتیب سے لکھنا، عنوان اور ذیلی عنوان کی پہچان کرنا، آغاز اور اختتام کو سمجھنا اور پیراگراف بنانا جیسی تحریری حکمت عملیاں استعمال کرنا۔

3.2 دیے گئے موضوع یا سبق کو پڑھنے کے بعد اپنی سمجھ اور خیالات کو واضح طور پر بیان کرنے والے پیراگراف لکھنا۔

3.3 دی گئی معلومات کی بنیاد پر پوسٹر، دعوت نامے، سادہ نظمیں، کہانیاں اور مکالمے تیار کرنا۔

3.4 تحریر میں مناسب قواعدِ زبان اور درست جملہ سازی کا استعمال کرنا۔

CG.4 مختلف ذرائع کے ذریعے گھر اور اسکول کے تجربات سے متعلق موضوعات میں زیادہ وسیع ذخیرۂ الفاظ حاصل کرنا۔

4.1 الفاظ کے معانی پر گفتگو کرتے ہوئے اور مختلف قسم کی تحریریں پڑھ کر ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

4.2 مختلف اسباق یا دیگر موضوعات کو سننے اور پڑھنے کے ذریعے الفاظ کے معانی پر گفتگو کرتے ہوئے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

CG.5 پڑھنے میں دلچسپی اور شوق کو فروغ دینا۔

5.1 گھر پر پڑھنے کے لیے کتب خانے سے باقاعدگی سے کتابیں لینا۔

5.2 کتب خانے کی کتابیں پڑھنے میں دلچسپی ظاہر کرنا۔

متوقع تعلیمی نتائج

سننا، سوچ کر گفتگو کرنا

- سنے، دیکھے اور پڑھے گئے موضوعات کو ترتیب کے ساتھ اپنے الفاظ میں بیان کرنا چاہیے۔
- مباحثوں میں آزادانہ طور پر حصہ لے کر اپنی رائے بیان کرنی چاہیے۔
- نظموں، گیتوں، کہانیوں، مکالموں، تصاویر اور کرداروں وغیرہ کے بارے میں آزادانہ طور پر گفتگو کرنی چاہیے، سوال پوچھنا چاہیے اور بحث کرنی چاہیے۔
- اپنے ماحول میں پیش آنے والے واقعات اور باریکی سے مشاہدہ کیے گئے امور کو زبانی بیان کرنا چاہیے۔

پڑھنا، اظہار کرنا

- گیت، کہانی، مکالمہ، بیان، درخواست، خود نوشت، مضمون اور نظم جیسی اصناف کو روانی سے پڑھنا چاہیے۔ ان کے بارے میں گفتگو کرنی چاہیے اور لکھنا چاہیے۔
- پڑھے ہوئے موضوعات کے بارے میں اپنی رائے اپنے الفاظ میں لکھنا چاہیے۔
- درسی کتابوں کے ساتھ دیگر تحریری مواد (اخبارات، معلوماتی جدولیں، پروگرام رپورٹس، بچوں کا ادب، اعلانات) وغیرہ بھی پڑھنا چاہیے۔ ان کے بارے میں گفتگو کرنا چاہیے۔
- اپنے ماحول میں پیش آنے والے واقعات اور باریکی سے مشاہدہ کیے گئے موضوعات پر اپنے ردِعمل کو تحریری طور پر ظاہر کرنا چاہیے۔

ذخیرۂ الفاظ

- نئے الفاظ کو مناسب موقعے پر اپنے جملوں میں استعمال کرنا چاہیے۔
- سیاق وسباق کے مطابق معنی لغت کے ذریعے معلوم کر کے الفاظ کو بامعنی طور پر جملوں میں استعمال کرنا چاہیے۔
- لسانی کھیلوں کے ذریعے مناسب الفاظ لکھنا چاہیے۔

ذاتی تحریر

- سنے ہوئے، پڑھے ہوئے اور معلوم موضوعات کے بارے میں خود لکھنا چاہیے۔
- اسباق میں موجود کرداروں، مقامات اور واقعات کے بارے میں خلاصے وغیرہ اپنے الفاظ میں لکھنا چاہیے۔
- صلاحیت کے مطابق موضوعات، پیشوں اور کہانیوں سے متعلق الفاظ کو جان کر مناسب طور پر تحریروں میں استعمال کرنا چاہیے۔
- سوچ کر لکھنا، موقع کے مطابق اپنے تجربات لکھنا، دیکھے گئے واقعات، تہواروں کے بارے میں اپنے الفاظ میں لکھنا چاہیے۔

تخلیقی صلاحیت

- گیتوں اور کہانیوں میں اضافہ کرنا چاہیے۔ کہانی سوچ کر لکھنا، خط اور مکالمے وغیرہ لکھنا چاہیے۔
- گیتوں کو دھن کے ساتھ گانا چاہیے اور کہانی کے کرداروں کی اداکاری کرنی چاہیے۔
- دعوت نامے، نوٹس بورڈ اور مبارکبادی کارڈ تیار کرنا چاہیے۔ ماسک بنا کر کہانیاں سنانا چاہیے۔

تحسین

- دیگر تحریروں کی زبان، دوسروں کے خیالات، جذبات، ثقافتی روایات اور زبان کے انداز کا احترام کرنا چاہیے۔ دوسروں کے اچھے کاموں اور ان کی کامیابیوں کی تعریف کرنی چاہیے۔

لسانی عناصر

- زبان کے قواعدی عناصر (اسم، ضمیر، صفت، فعل، زمانہ، حالت اور تعداد وغیرہ) کی پہچان کرنی چاہیے اور جملے بنانا چاہیے۔
- اپنی تحریر میں اوقاف کی علامات (وقفہ، سکتہ، ختمہ) کا استعمال کرتے ہوئے لکھنا چاہیے۔
- قواعد کے اصول رٹنے کے بجائے زبان کے قواعد اور جملہ سازی کو مشاہدہ کر کے سمجھنا چاہیے۔
- اصطلاحی الفاظ کو جان کر استعمال کرنا چاہیے۔

فہرستِ اشاریہ

سلسلہ نمبر	مضمون	موضوع	صنف	شاعر / مصنف	ماہ	صفحہ نمبر
	آمادگی				جون	2-19
1	پیکرِ اخلاق	سیرت واخلاق	نظم	ماہر القادری	جولائی	20-31
2	جو بھی ہوگا بھلا ہی ہوگا	امید، عزم، حوصلہ، تقین	نثر (کہانی)	ماخوذ (انٹرنیٹ)	اگست	32-42
3	وطن کی شان	حب الوطنی	نظم	جاں نثار اختر	اگست	43-51
4	دانائی	دانش مندی	نثر	قومی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت	ستمبر	52-61
5	علم	علم کی اہمیت	نظم	فانی بدایونی	اکتوبر	62-70
6	ہماری تہوار (سرسری مطالعہ)	ہماری تہذیب	نثر	ادارہ	اگست تا نومبر	71-79

Z1P1A9
Teacher Corner

S5Q2D7
Student Corner

V4V916

اکتسابی مقاصد:

- گل دستۂ حروف کی نشان دہی کرتے ہوئے دو حروفی، سہ حروفی، چار حروفی کے آسان الفاظ کو پڑھ سکیں گے۔

گفتگو/ بات چیت: جماعت کے شروع کرنے سے قبل معلم کو چاہیے کہ طلبہ سے کسی موضوع پر گفتگو کریں۔

چارٹ میں لکھے ہوئے گل دستۂ حروف کو نشان دہی کرتے ہوئے روزمرہ زندگی میں استعمال کردہ آسان الفاظ کو طلبہ سے کہلوائیں۔

مشغلہ1:

ا	ب	پ	ت	ٹ	ث
ج	چ	ح	خ	د	ڈ
ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ع
غ	ف	ق	ک	گ	ل
م	ن	و	ہ	ی	ے

ا ب ج د ر س ض ظ ع ک خ

ق گ ن م ط و ل ہ ز ی پ چ

مشغلہ۔2: درج بالا حروف کو استعمال کرتے ہوئے آسان الفاظ میں طلبہ سے کہلوائیں یا پڑھوائیں۔

دو حروفی الفاظ		سہ حروفی الفاظ		چار حروفی الفاظ		”اں“ والے الفاظ	
رب	نل	ابر	کان	جلدی	زندہ	کرسیاں	لڑکیاں
بد	دل	بدن	ناک	معلم	آسان	بکریاں	نالیاں
بچ	بس	کمر	جان	طلبا	ہفتم	چھتریاں	گالیاں
پک	چل	چمن	ادب	چارٹ	روزہ	ندیاں	خوشیاں
پر	چک	چور	عقل	حروف	نماز	کھڑکیاں	وادیاں

اکتسابی مقاصد:

- دو حروفی، سہ حروفی، چار حروفی آسان الفاظ کو پڑھیں گے۔

مشغلہ1: نیچے دیے گئے حروف پڑھیے اور جدول میں حروفِ تہجی کو لکھیے۔

ل　ر　ج　ک　و　ت　ن　م

س　ص　د　پ　ی　ے　ف

مشغلہ2: درج ذیل الفاظ کو طلبہ سے زبانی پڑھائیے۔

دو حروفی الفاظ		سہ حروفی الفاظ		چار حروفی الفاظ		
در	مد	غضب	چمن	کتاب	بندر	زمین
سب	کن	قدر	شجر	قسمت	بکرا	اذان
شق	کو	مگر	قسم	پنکھا	موتی	صابن
غم	کب	کون	خرد	چرچہ	مسجد	ٹی وی
چل	کس	ختم	داغ	گھوڑا	سورج	چاند
بر	کل	کاش	صبر	اونٹ	نماز	روزہ

مشغلہ 3: درج ذیل جملوں کو طلبہ سے زبانی پڑھوایئے۔



1۔ صبح جلدی اٹھو

2۔ صاف ستھرے رہو

3۔ دانت صاف کرو

4۔ فون کو ہاتھ نہ لگاؤ

5۔ وقت کی قدر کرو

6۔ بڑوں کا ادب کرو

مشغلہ 4: درج ذیل حروف کو غور سے پڑھیے۔ ا، د، ب، ج، ک، ف ان حروف کی نشان دہی کیجیے اور اس حروف پر "O" پر دائرہ بنایئے۔

1۔ جگہ 2۔ کمر 3۔ بول 4۔ فضل 5۔ درد 6۔ ادب

مشغلہ 5: دیے گئے الفاظ کی صحیح جوڑ لگا کر جملے بنایئے۔

تیز تیز جاؤ _____

جلدی جلدی شور ہے _____

گھر گھر ڈھونڈو _____

گلی گلی دوڑو _____

مشغلہ 6: چند دو حروفی، سہ حروفی، چار حروفی اور پانچ حروفی الفاظ لکھیے۔

_____	_____	_____	_____
_____	_____	_____	_____
_____	_____	_____	_____
_____	_____	_____	_____

مشغلہ 7: درج ذیل الفاظ سے چھوٹے چھوٹے جملے بنوایئے۔

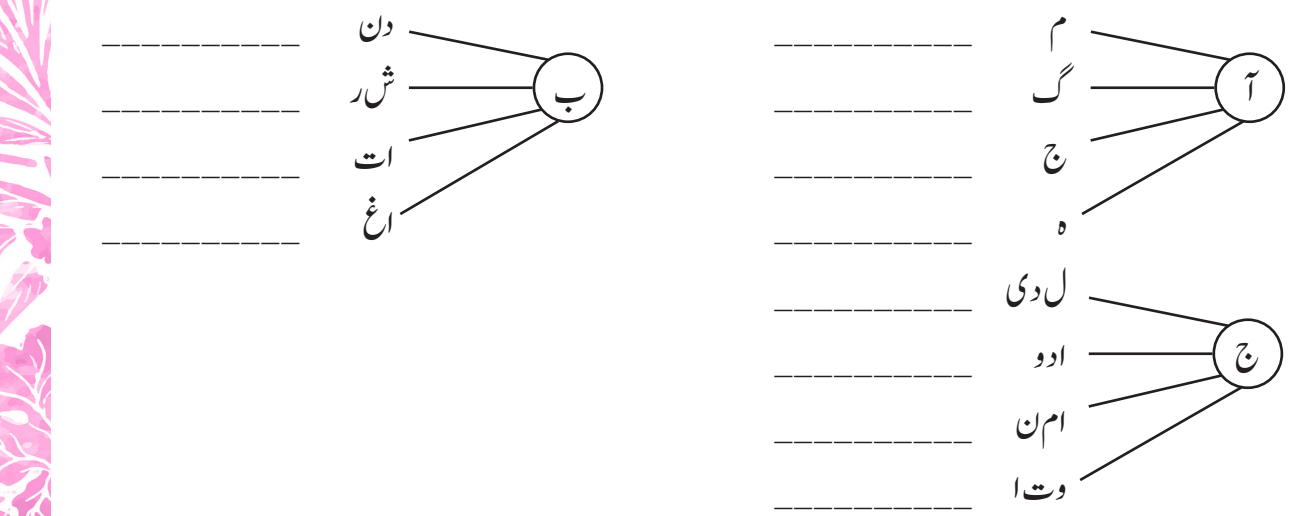
رب، بدن، کھانا، حج، جھوٹ، ادب، صاف، دل

مثلاً : رب سے ڈر بدن صاف رکھو کھانا پک رہا ہے

مشغلہ 8: درج ذیل حروف کو پڑھیے، حروف سے نئے لفظ تشکیل دیجیے۔ مثال: پ: پان

پ_____	ج_____	ک_____	د_____
ف_____	ق_____	س_____	ص_____
و_____	م_____	ل_____	ط_____
ع_____	گ_____	و_____	بھ_____

مشغلہ 9: دیے گئے حروف کو ملا کر الفاظ بنائیے۔



مشغلہ 10: کل کے سکھلائے ہوئے حروف و الفاظ کی زبانی جانچ کیجیے۔

دو حروفی

1 _____ 4 _____ 7 _____ 10 _____

2 _____ 5 _____ 8 _____ 11 _____

3 _____ 6 _____ 9 _____ 12 _____

سہ حروفی، چار حروفی

مشغلہ 11: دیے گئے گل دستۂ حروف کو بہ غور پڑھیں اور ان حروف کی مدد سے کوئی پانچ (5) الفاظ بنائیں۔

ب	ج	س	د	ق	ر
ش	م	ک	پ	ل	
م	گ	ص	ش	ر	
چ	ل	ط	غ	ہ	

_____

_____

_____

_____

مشغلہ 12: دیے گئے الفاظ کو پڑھیے جن حروف سے لفظ شروع ہوتا ہے اس کو تلاش کر کے اکٹھا کریں اور اپنی طرف سے الفاظ لکھیں۔

بندر	طوطا	کبوتر	مسجد	ش	ک	ب	م	ت	ل	س	ج	گ
شہد	ٹوپی	لوری	سمندر									
کوئل	ساحل	ملگی	تیر									
جالی	تلوار	ٹانکی	کٹورہ									
شمع	بہن	لکڑی	جامن									
بہادر	مکان	تربوز	سفر									
جگہ	گوشت	گنّا	گمان									

اکتسابی مقاصد:

- طلبہ کو اعراب والے حروف کی صحیح پہچان اور درست نشان دہی کر سکیں گے۔

مشغلہ 1: جدول میں دئے گئے اعراب والے الفاظ کو غور سے پڑھیے۔

اَدب	اِنعام	بُری	گرم	بِلال	بُنیاد
غَور	فِکر	بُھول	خَبر	فِدا	قُرآن
غَلط	بِستر	پُھول			

مشغلہ 2: نظم زیر، زبر، پیش کو پڑھیے۔



زیر لگے تو آواز اِ آئے
جیسے دِل، کِتاب، مِٹی کہلائے
زبر لگے تو آواز اَ سنو
جیسے قَلم، نَدی، جَگ بنو
پیش لگے تو آواز اُ ہو
جیسے گُل، پُھول، مُنّا ہو

مشغلہ 3: طلبہ کو زیر، زبر، پیش والے حرکت کے ساتھ پڑھائیں۔

بِ پُ ٹِ جُ چِ رُ کِ سِ ضُ طِ

مشغلہ 4: خالی جگہ میں صحیح حرکت لگائیں۔

ب - ل بِل

ک - ل _____

گ - ل _____

مشغلہ 5: تینوں حرکتوں سے دو دو الفاظ لکھیں۔

مثلاً : قَلم گُل اِملی

_____ _____ _____

_____ _____ _____

مشغلہ 1: الفاظ کو پڑھیے اور حروف کی تعداد بتلائیے۔

دودھ ندی کھیل قلم کتاب میز بچے دل صاف بہنا

مشغلہ 2: درج ذیل جملوں کو پڑھیے اور حروف کی تعداد لکھیے۔

بلی دودھ پیتی ہے	دل صاف رکھو	کتاب میز پر ہے	قلم نیا ہے	ندی بہہ رہی ہے	بچہ کھیل رہا ہے
(12)	( )	( )	( )	( )	( )

مشغلہ 3: دیے گئے خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

رو، بستہ، بہہ، آنکھ، پڑھ، میز

کتاب _____ میں ہے

قلم _____ پر ہے

ناک _____ رہی ہے

_____ لال ہے

صفدر _____ رہا ہے

ردا _____ رہی ہے

مشغلہ 4: بے ترتیب حروف کو ترتیب میں جوڑ کر صحیح لفظ بنائیے۔

مثلاً:

گ	ن	ج	و	
ل	ب	ل	ب	
گھ	ن	س	ل	ہ	و
ل	م	ع	ش	
ڈ	م	ی	ن	

جگنو

_____

_____

_____

_____

مشغلہ 5: دیے گئے الفاظ کو مثال کے مطابق تحلیلی شکل میں لکھیے۔

مثلاً: بکری = ب ک ر ی

بیگن = ___ ___ ___ ___ ___ ___ ___

چوہا = ___ ___ ___ ___ ___ ___ ___

مچھلی = ___ ___ ___ ___ ___ ___ ___

شیر = ___ ___ ___ ___ ___ ___ ___

سانپ = ___ ___ ___ ___ ___ ___ ___

مشغلہ1: دی گئی نظم سے مشدّد الفاظ تلاش کیجیے اور نیچے دیے گئے خالی جگہوں میں لکھیے۔



امّی　امّی　ابّا　آئے　　دلّی　سے　ایک　ڈبّہ　لائے
چنّو　آؤ　منّو　آؤ　　شبّو　آؤ　شنّو　آؤ
چنّو　تم　یہ　لٹّو　لے　لو　　چاہو　تو　یہ　ٹٹّو　لے　لو
شنّو　تم　یہ　لڈّو　لے　لو　　شبّو　کو　یہ　رسّی　دے　دو
امّی　امّی　ابّا　آئے　　امّی　امّی　ابّا　آئے

_____　_____　_____　_____
_____　_____　_____　_____
_____　_____　_____　_____

مشغلہ2: ذیل میں دیے گئے تحلیلی حروف کو ملا کر مشدّد الفاظ بنائیے۔

مثلاً : پ + ک + ک + ا = پکّا

ل + ڈ + ڈ + و = _____
ر + س + س + ی = _____
ک + چ + چ + ا = _____
س + چ + چ + ا = _____

مشغلہ3: دیے گئے اشعار کو پڑھ کر مشدّد والے الفاظ پر دائرہ "O" بنائیے اور لکھیے۔

کہتے ہیں سب مجھے بچّہ　　پر میں ہوں من کا سچّا
کھاتا ہوں آم کچّا　　ہر پھل سے ہے یہ اچّھا

_____　_____　_____　_____

مشغلہ4 : دیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کیجیے۔

(مچھر، چکّی، لڈّو، گنّا، لٹّو)

1۔ بچّہ _____ سے کھیل رہا ہے۔
2۔ _____ میں گیہوں پیستے ہیں۔
3۔ ہاتھی _____ شوق سے کھاتا ہے۔
4۔ _____ بھنبھنا رہا ہے۔
5۔ تھال میں _____ رکھے ہیں۔

مشغلہ 5: غیر متعلقہ لفظ کو دائرہ "O" بناتے ہوئے قوسین میں لکھیے۔

1۔ کتاب قلم تختی درخت ( )

2۔ ڈالی پھل تیر پیڑ ( )

3۔ شیر چیل کبوتر چڑیا ( )

4۔ چوہا کتّا چھری بلّی ( )

5۔ نماز چٹان اذان خطبہ ( )

مشغلہ 6 : درج ذیل پہیلی بوجھو اور اس کی تصویر اتار کر رنگ بھرو۔

تصویر + رنگ بھرو

میں نے ایک پرندہ دیکھا

چلتے چلتے تھک گیا

چاقو لے کر گردن کاٹی

پھر سے چلنے لگ گیا

مشغلہ 7: 'آ' والے الفاظ پڑھیں۔

آدم آدمی آزاد آندھی آہٹ آہستہ آرزو آسان

مشغلہ 8: 'آ' والے کوئی پانچ (5) الفاظ لکھیں۔

جیسے: آج _____ _____ _____ _____ _____

مشغلہ 9: جوڑ ملائیے۔

قرآن	حضرت داؤدؑ
زبور	حضرت موسیٰؑ
توریت	حضرت عیسیٰؑ
انجیل	حضرت محمدؐ





مشغلہ1: دیے گئے الفاظ پڑھیں۔

امراوتی	کھیل کود	تیز ہوائیں
نارِ دوزخ	گنّے کا جوس	سرکشی
کاہلی	موسم بہار	حیدرآباد
ترکاریاں	جنت الفردوس	خاندان
کعبۃ اللہ	مدینہ منورہ	گنگاندی

مشغلہ2: دیے گئے جملے پڑھیے۔

عدنان پڑھ رہا ہے	فیاض گا رہا ہے	حبیبہ کھیل رہی ہے	ڈاکیہ ڈاک لایا
ماموں آم لائے	دکان کھل گئی	کہر برس رہا ہے	پنکھا گھوم رہا ہے

مشغلہ3: دیے گئے الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

امراوتی جنت الفردوس کاہلی موسم بہار تیز ہوائیں

مثال: آندھراپردیش کا صدر مقام امراوتی ہے۔

1۔ _____

2۔ _____

3۔ _____

4۔ _____

مشغلہ 1: بے ترتیب حروف کو ترتیب دے کر الفاظ بنائیے۔

	حروف		لفظ
مثال:	ے ر ش	=	شیر
1۔	ر ب ک ا	=	_____
2۔	گ ج ا ر	=	_____
3۔	ے م ن ک ڈ	=	_____
4۔	ب د ش ہ ا	=	_____
5۔	ر م د ہ س	=	_____

مشغلہ 2: بے ترتیب الفاظ کو ترتیب دے کر بامعنی جملے بنائیے۔

مثال: جماعت میں ساتویں ہوں پڑھتا: میں ساتویں جماعت میں پڑھتا ہوں

1۔ کوئل بیٹھی ہے ڈال پر _____

2۔ ملک ہندوستاں ہے ہمارا _____

3۔ لکھتا میں ہوں اور؟؟؟ _____

4۔

موضوع ”آم“ پر لکھے گئے ان جملوں کو پڑھیے۔



”آم“

آم پھلوں کا راجہ ہے۔

آم موسم گرما کا پھل ہے۔

آم کھٹّا اور میٹھا ہوتا ہے۔

آم بہت رسیلا ہوتا ہے۔

آم ہرا اور پیلا ہوتا ہے۔

مشغلہ 3: آپ اپنے پسندیدہ موضوع پر کوئی پانچ (5) جملے لکھیے۔

موضوع کا نام

1۔ _____

2۔ _____

3۔ _____

4۔ _____

5۔ _____

مشغلہ 4: دی گئی مثال کی طرح موضوع کے لفظ کی بنیاد پر مناسب الفاظ کا اضافہ کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

موضوع پانی، پسندیدہ موضوع

پانی پیو _____

پانی دیکھ کر پیو _____

پانی دیکھ کر بیٹھ کر پیو _____

پانی روزانہ دیکھ کر اور بیٹھ کر پیو _____

پانی روزانہ دیکھ کر بیٹھ کر پیو اور خوب جیو _____







مشغلہ 1: ذیل میں چند الفاظ اور ان کے مترادفات دیے گئے ہیں انھیں پڑھیے۔

آسمان　زمین　خطا　قلب　جہاں　خاک　ارض　فلک　دنیا　غلطی　دل　مٹی

مشغلہ 2: درج ذیل الفاظ کے املا پر غور کیجیے۔

مسبب　منت　خوشامد　سرور　سبب　چمک　تاریک　مسافر　پڑوسی　ایمان　مکان　پڑوسی

مشغلہ 3: دیے گئے لفظ کا مترادف لفظ لکھیے۔

1۔ فلک = _____　　2۔ خطا = _____

3۔ ارض = _____　　4۔ قلب = _____

5۔ جہاں = _____　　6۔ خاک = _____

مشغلہ 4: دیے گئے الفاظ کے ذریعے شاعر امجد کی رباعی کو پُر کیجیے۔

رب　سبب　خوشامد　ادب　غیر　ہاتھ　بندے　چیز　منت

ہر _____ مسبب _____ سے مانگو

_____ سے _____ سے _____ سے مانگو

کیوں _____ کے آگے _____ پھیلتے ہو

_____ ہو اگر _____ کے تو رب سے مانگو

مشغلہ 5: درج ذیل جملوں میں ہم معنی الفاظ (مترادفات) کو پہچانیے اور لکھیے۔

1۔ وہ میرا دوست ہے اور میں اس کا رفیق ہوں۔ _____ _____

2۔ نیک کام کرنے سے میرے دل کو قرار آتا ہے اور میرا قلب مطمئن ہو جاتا ہے۔ _____ _____

3۔ اللہ نے ہم کو مٹی سے بنایا اور مرنے پر خاک میں سپرد کر دیا جاتا ہے۔ _____ _____

4۔ اس جہاں سے ہمیں جانا ہے اور آخرت کی دنیا بسانا ہے۔ _____ _____

5۔ مجھ سے خطا سرزد ہو جائے تو میری غلطی کو اللہ معاف کر دے گا۔ _____ _____

مشغلہ1: ذیل کے جملوں میں اضداد والے الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے دائرہ بنایئے۔

1۔ ہر کوئی خوش بو سے محبت کرتا ہے اور بدبو سے نفرت کرتا ہے۔

2۔ اچھی بات کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اور بری بات کو ناپسند کرتا ہے۔

3۔ ہم سرد موسم میں نیم گرم اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔

4۔ ہم دن کو کام کرتے ہیں اور رات کو آرام کرتے ہیں۔

5۔ خرگوش تیز دوڑتا ہے اور کچھوا سست چلتا ہے۔

مشغلہ2: درج ذیل دیے گئے الفاظ کو پڑھیے۔

خوش بو محبت بدبو نفرت پسند ناپسند اچھی بری گرم ٹھنڈا تیز سست

مشغلہ3: دیے گئے اضداد کی جوڑ ملایئے۔

1۔	خوش بو ( )	(A)	سست
2۔	محبت ( )	(B)	ٹھنڈا
3۔	پسند ( )	(C)	بدبو
4۔	گرم ( )	(D)	نفرت
5۔	تیز ( )	(E)	ناپسند

مشغلہ4: درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے متضاد الفاظ کی طرح کوئی پانچ (5) متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

ایک گاؤں میں ایک نیا اور پرانا گھر تھا۔ صبح ہر طرف اجالا تھا اور شام کو اندھیرا چھا جاتا تھا۔ اس گاؤں میں ایک امیر آدمی رہتا تھا اور اس کے مکان کے قریب ہی ایک غریب آدمی کا مکان تھا۔ امیر آدمی سخت مزاج کا تھا جب کہ غریب آدمی نرم مزاج کا تھا امیر آدمی کا مکان صاف تھا جب کہ غریب آدمی کا مکان گندہ تھا۔ غرض کہ اس گاؤں میں کہیں خوشی تو کہیں غم تھا۔

سلسلہ نمبر	لفظ	متضاد لفظ
1		
2		
3		
4		
5		




واحد اور جمع کی تعریف:

واحد(Singular): ایسا لفظ جو ایک چیز، شخص یا جگہ کے لیے استعمال ہو مثلاً کتاب، لڑکا، پھول۔

جمع(Plural) : ایسا لفظ جو ایک سے زیادہ چیزوں، اشخاص یا جگہوں کے لیے استعمال ہو، مثلاً کتابیں، لڑکے، پھول۔

واحد اور جمع کی پہچان

★ اگر لفظ سے ایک چیز ظاہر ہو، وہ واحد ہے۔

★ اگر لفظ سے ایک سے زیادہ ظاہر ہوں تو وہ جمع ہے۔

★ اکثر جمع بنانے کے لیے الفاظ کے آخر میں "ے"، "یں" اور "وں" لگایا جاتا ہے۔

مثلاً: لڑکا + لڑکے　　کتاب + کتابیں　　بچہ + بچے

مشغلہ1: نیچے دیے گئے واحد الفاظ کو جمع میں تبدیل کریں۔

1۔ پرندہ + _____　　2۔ راستہ + _____

3۔ شہر + _____　　4۔ دروازہ + _____

5۔ موسم + _____

مشغلہ2: درج ذیل واحد جملے دیے گئے ہیں ان واحد جملوں کے جمع جملے لکھیے۔

مثال: ایک طالب علم محنت کر رہا ہے۔　　جماعت کے سب طلبہ محنت کر رہے ہیں۔

1۔ ایک عورت بازار جا رہی ہے۔ _____

2۔ یہ چیز میز پر رکھی ہے۔ _____

3۔ یہ راستہ محل کی طرف جاتا ہے۔ _____

4۔ مضمون اردو کی کتاب کو میں نے پڑھا۔ _____

مشغلہ3: درج ذیل عبارت پڑھیے اور اس عبارت میں موجود پانچ واحد اور جمع الفاظ کی نشان دہی کیجیے اور لکھیے۔

ایک بچہ اپنے گھر کے سامنے کھیل رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس بچہ کے دوسرے دوست بھی آ گئے۔ وہاں قریب ہی ایک درخت تھا جس پر ایک پرندہ بیٹھا تھا اور دوسرے پرندے اڑنے لگے تھے۔ اس بچے کے پاس ایک کھلونا تھا لیکن اس کے دوستوں کے پاس کئی کھلونے تھے۔ اس نے تھیلی سے نکال کر ایک چیز اپنے ساتھیوں کو دی، برعکس اس کے ساتھی کئی چیزیں اسے لا کر دیے۔

سلسلہ نمبر	واحد	جمع	سلسلہ نمبر	واحد	جمع
(1	_____	_____	(4	_____	_____
(2	_____	_____	(5	_____	_____
(3	_____	_____			

مشغلہ1: بعض الفاظ کا تلفظ ایک جیسا ہوتا ہے اور ہم آواز ہوتے ہیں لیکن معنی اور املا کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ چند ایسے ہی الفاظ درج ذیل دیے گئے ہیں پڑھیے اور غور کیجیے۔

1۔ آم　عام　　2۔ سدا　صدا　　3۔ لال　لعل

4۔ زن　ظن　　5۔ ارب　عرب

مشغلہ2: الفاظ اور ان کے معنی۔

لفظ	=	معنی	آم	=	پھل کا نام	عام	= سب کے لیے
سدا	=	ہمیشہ	صدا	=	آواز	لال	= رنگ
لعل	=	ہیرا	زن	=	عورت	ظن	= گمان
ارب	=	ناچنے گانے والے لوگ	عرب	=	ملک کا نام		

مشغلہ3: درج ذیل جملوں کو مناسب لفظ سے پُر کیجیے۔

1۔ _____ پھلوں کا راجہ ہے۔(عام / آم)

2۔ تم _____ خوش رہو۔(صدا / سدا)

3۔ یہ _____ بہت قیمتی ہے۔(لال / لعل)

4۔ اللہ نے مرد کے ساتھ _____ کو پیدا کیا۔(زن / ظن)

5۔ شہر مکہ _____ میں موجود ہے۔(ارب / عرب)

مشغلہ4 : چند ہم آواز الفاظ لکھیے جو معنی اور املا کے اعتبار سے مختلف ہوں۔

1	2	3	4	5

مشغلہ5: نیچے دیے گئے جملے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی لکھیے۔

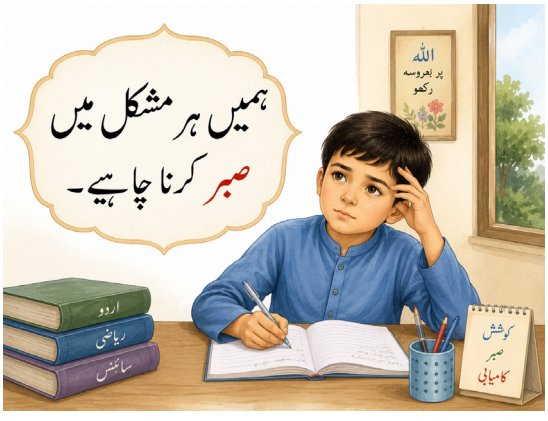
1۔ ہمیں ہر مشکل میں صبر کرنا چاہیے۔ (　　)

2۔ باغ میں سبز پودے لگے ہیں۔ (　　)

3۔ وہ شام کو سیر کرنے گیا۔ (　　)

4۔ میں نے اس کو سیر چاول دیے۔ (　　)

5۔ ہم علم حاصل کرنے مدرسہ جاتے ہیں۔ (　　)



گول(ہ)اور دوچشمی(ھ)کا فرق

تعارف: زبان اردو میں گول(ہ)اور دوچشمی(ھ)دونوں الگ ہیں اور ان کا استعمال بھی الگ ہوتا ہے۔

گول(ہ)　　شکل:ہ　　نام گول: ہ

استعمال: یہ عام طور پر لفظ کے آخر میں ہی آتا ہے اور ہلکی آواز دیتا ہے یہ خاموش بھی ہوتا ہے۔اس میں "ہ" کی آواز بہت نرم ہوتی ہے یا کبھی سنائی بھی نہیں دیتی۔

دوچشمی(ھ)　　شکل(ھ)　　نام:　　دوچشمی(ھ)

استعمال: یہ دوسرے حروف کے ساتھ مل کر ہوادار(Aspirated)آواز پیدا کرتا ہے۔اس میں "ھ"خود اکیلا نہیں آتا بلکہ دوسرے حروف کے ساتھ مل کر آواز بدل دیتا ہے۔

گول "ہ" والے الفاظ	دوچشمی "ھ" والے الفاظ
سادہ	بھول
آلودہ	پھول
فائدہ	دھول
گندہ	کھول
وعدہ	جھٹ

مشغلہ1: دیے گئے جملوں کو اوپر دیے گئے گول "ہ" اور دوچشمی "ھ" والے الفاظ کے ذریعے پُر کیجیے۔

1۔ مجھ سے بہت بڑی _____ ہوگئی۔

2۔ جو _____ کیا وہ نبھانا پڑے گا۔

3۔ باغ میں _____ ہیں۔

4۔ اس سے مجھ کو کیا _____۔

5۔ _____ سے اندھیرا چھا گیا۔

مشغلہ2: دیے گئے جملے پڑھیے۔ صحیح لفظ کے ذریعے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

1۔ _____ بہت خوب صورت ہے(چہرا/ چھرہ)

2۔ ہمالیہ دنیا کا سب سے اونچا _____ ہے۔(پھاڑ/ پہاڑ)

3۔ مجھے بہت _____ لگی ہے۔(بہوک/ بھوک)

4۔ احمد کو انیس سے _____ نمبرات ملے ہیں۔(بھتر/ بہتر)

5۔ بادشاہ نے وزیر سے _____۔(کھا/ کہا)

شاعر اقبال کا تعارف



نام : محمد اقبال

والد کا نام : شیخ نور محمد

والدہ کا نام: امام بی بی

پیدائش : 9/ نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

وفات : 21/ اپریل 1938ء

تصانیف : بالِ جبرئیل، ضربِ کلیم، بانگِ درا، ارمغانِ حجاز

مشغلہ 1: مندرجہ بالا دیے گئے اشاروں کی مدد سے درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

1۔ شاعر اقبال کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: _____

2۔ شاعر اقبال کے والدین کون ہیں؟

جواب: _____

3۔ انگریزی حکومت نے اقبال کو کونسا خطاب دیا؟

جواب: _____

4۔ شاعر اقبال کی وفات کب ہوئی؟

جواب: _____

5۔ شاعر اقبال کی تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب: _____

مشغلہ 2: درج ذیل دی گئی نظم پڑھیے اور دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

نظم : وادی گنگا میں ایک رات

اے وادی گنگا ترے شاداب نظارے　　کرتے ہیں مسافر کو محبت سے اشارے

خوش بو سے مہکتے ہوئے دریا کے کنارے　　یہ نکھرے ہوئے پھول، یہ بکھرے ہوئے تارے

(شاعر: اختر شیرانی)

1۔ اس نظم کا عنوان کیا ہے؟ جواب: _____

2۔ اس نظم کو لکھنے والے شاعر کا نام کیا ہے؟ جواب: _____

3۔ مسافر کو محبت سے اشارے کون کرتے ہیں؟ جواب: _____

4۔ کون نکھرے ہیں اور کون بکھرے ہیں؟ جواب: _____

5۔ دریا کے کنارے کس سے بکھرے ہوئے ہیں؟ جواب: _____

مشغلہ 3: درج ذیل کی کہانی پڑھیے اور کوئی پانچ سوالات بنائیے۔

سچا دوست

علی اور احمد اچھے دوست ہیں۔ ایک دن وہ جنگل سے گزر رہے تھے کہ اچانک ریچھ سامنے آ گیا۔ احمد فوراً درخت پر چڑھ گیا لیکن علی کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا تھا اس لیے وہ فوراً سانس روک کر زمین پر لیٹ گیا۔

ریچھ علی کے پاس آیا، اسے سونگھا اور چلا گیا۔ احمد نیچے آیا اور مزاق سے پوچھا "ریچھ تمھارے کان میں کیا کہا؟" علی نے جواب دیا "ریچھ کہہ رہا تھا کہ مشکل وقت میں ساتھ چھوڑنے والے کو دوست نہ بناؤ"۔

1۔ _____؟

2۔ _____؟

3۔ _____؟

4۔ _____؟

5۔ _____؟

مشغلہ 4: آپ اپنی پسندیدہ کہانی لکھیے۔

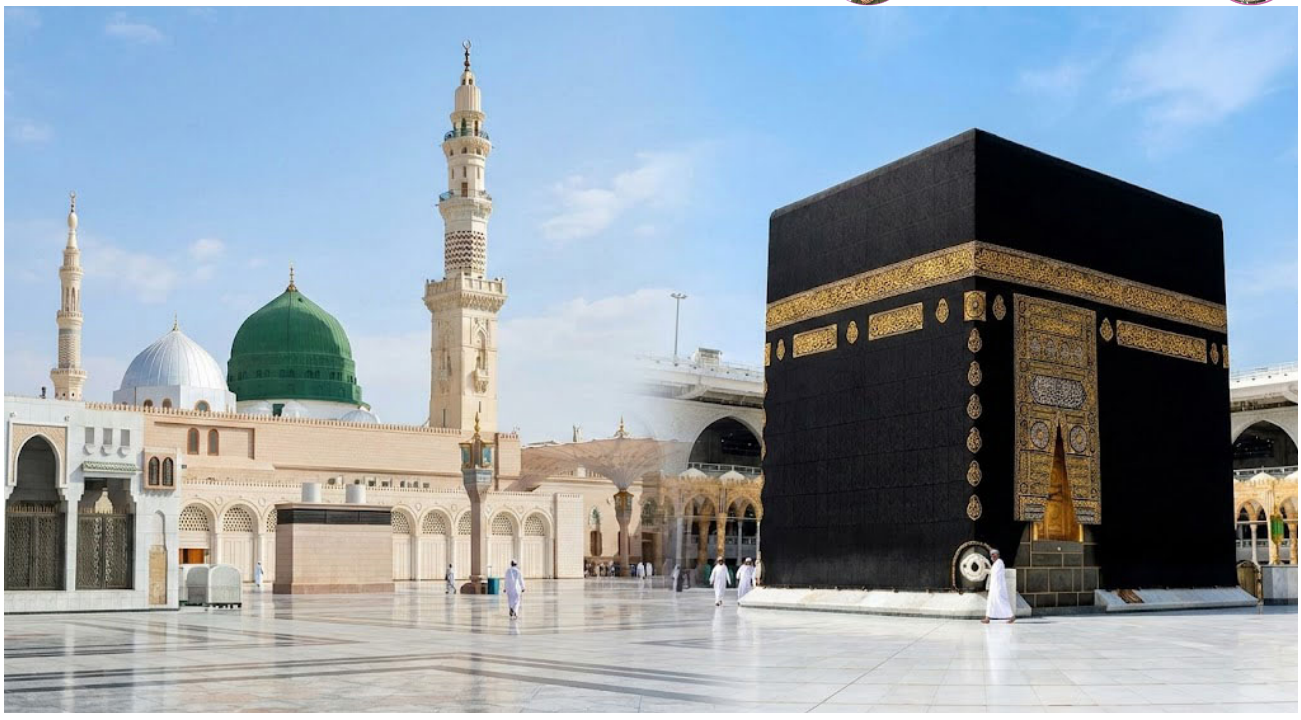
1۔ پیکرِ اخلاق

Y4T4V3

اکتسابی نتائج:

- نظم "پیکرِ اخلاق" کے شاعر کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔ حضور اقدسؐ کی حیاتِ طیبہ کو اپنے الفاظ میں بیان کریں گے۔(CG1)
- پیکرِ اخلاق نظم پڑھ کر، اس نظم کی تفہیم اپنے انداز میں بیان کر سکیں گے۔ (CG2)
- حضور اکرمؐ کی حیاتِ طیبہ کو اپنے الفاظ میں لکھیں گے۔ (CG3)
- حضرت محمدؐ کی سیرت کے کسی واقعہ کو چارٹ میں لکھ کر مظاہرہ کریں گے۔ (CG4)
- کلمہ کے اقسام بتا سکیں گے، لکھ سکیں گے۔(CG5)

سوچیے اور بولیے



1۔ بچو! کیا آپ ان تصویر کے نام بتا سکتے ہیں؟

2۔ حضورؐ کی تعریف و توصیف میں لکھی گئی نظم کیا کہلاتی ہے؟

3۔ ہرے گنبد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

مقصد: سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام و مرتبے سے طلبہ کو واقف کروانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کے اُسوہ حسنہ سے واقف کروانا۔ انسانی تعلقات ہمدردی، باہمی امداد اور انسانی اقدار سے واقف کروانا۔ طلبہ کو صنف نعت اور سلام سے واقف کروانا اس سبق کے اہم مقاصد ہیں۔

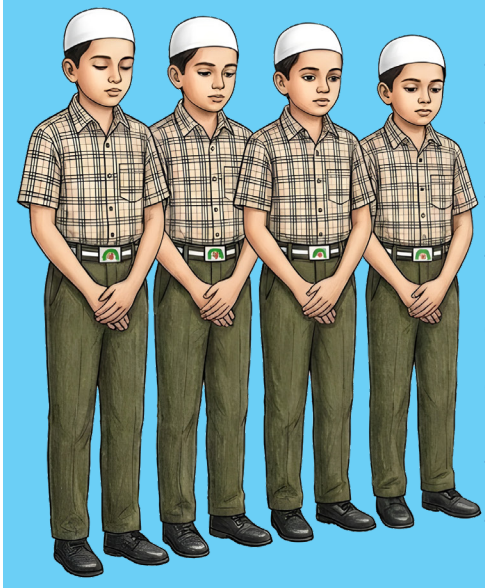
پیکرِ اخلاق

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دست گیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سکھلائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی



درود اس پر کہ جس کا نام تسکین دل و جاں ہے
درود اس پر کہ جس کے خُلق کی تفسیر قرآن ہے

درود اس پر کہ جس کا تذکرہ بھی عین عبادت ہے
درود اس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے

درود اس پر کہ جس کا نام لے کر پھول کھلتے ہیں
درود اس پر کہ جس کے فیض سے دو دوست ملتے ہیں

درود اس پر کہ جو ماہرؔ کی امیدوں کا ملجا ہے
درود اس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے



شاعر کا تعارف



تخلص قلمی نام : ماہرؔ القادری
اصل نام : منظور حسن
پیدائش : 1907ء کیسر کلاں، ضلع بلند شہر، اتر پردیش
وفات : 1978ء
کتابیں : ذکرِ جمیل، ظہورِ قدسی، طلسمِ حیات، محسوساتِ ماہر، نغماتِ ماہر، نقشِ توحید، جذباتِ ماہر

خلاصہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوم تعریف، توصیف، مدحت اور ثنا کرنے کو نعت کہتے ہیں۔شاعر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ غریبوں کی مدد کی۔ بادشاہی میں فقیری کی یعنی سادگی کے ساتھ زندگی بسر کی۔ لوگوں کو محبت اور پیار سکھلایا۔ ظالموں کو معاف فرمایا۔ گالیاں سن کر دعائیں دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ اللہ نے اپنی نازل کردہ تمام کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عالموں کے سردار ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ دولت تھی نہ سونا تھا نہ چاندی تھی بلکہ ٹاٹ کا بوریا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ورسول ہونے کی چاند تاروں، کنکروں اور درختوں نے گواہی دی۔

شاعر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک دل و جان کا سکون ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کی تفسیر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر عبادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پھول کھلتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تمام عالموں کے لیے رحمت اور نور ہی نور ہے۔اس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے شاعر نے بڑے اچھے انداز میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

یہ کیجیے

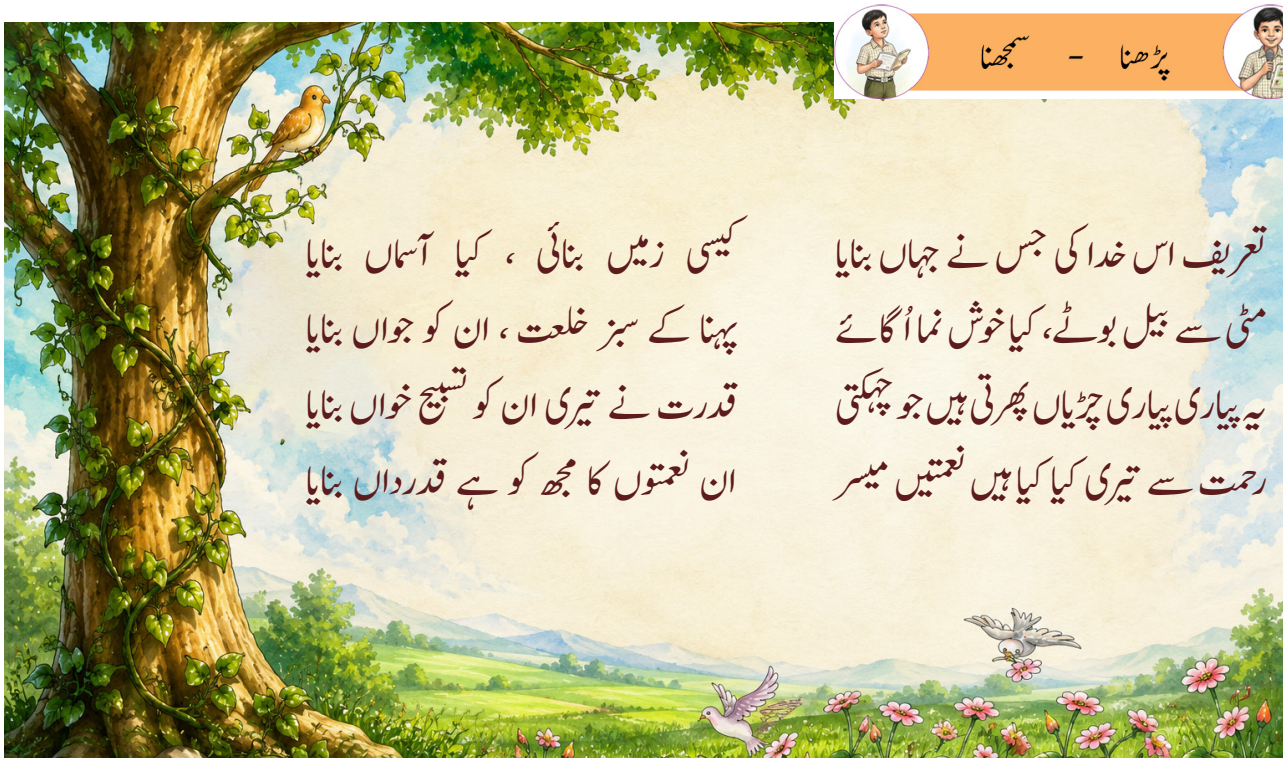
سنیے - بولیے

1۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

2۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کیسی زندگی بسر کی؟

3۔ آپ ﷺ کے آرام فرمانے کا طریقہ کیا تھا؟

4۔ آپ ﷺ کے نبی ہونے کی دلیل کس کس نے پیش کی؟



(الف) دی گئی نظم (حمد) پڑھیے، سوالات کے جوابات لکھیے۔

1۔ خدا تعریف کا مستحق کیوں ہے؟

جواب: _____

2۔ بیل بوٹوں کو سبز خلعت پہنانے سے شاعر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: _____

3۔ چڑیاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کس طرح کرتی ہیں؟

جواب: _____

4۔ ہمیں خدا کی کون کون سی نعمتیں میسر ہیں؟

جواب: _____

(ب) مصرعوں میں الفاظ کی ترتیب بدل کر دی گئی ہے الفاظ کو صحیح ترتیب دیتے ہوئے مصرعے لکھیے۔

1۔ چاندی تھی سلام اس پر نہ سونا تھا کے گھر میں کہ جس _____

2۔ زندگی رحمت ہے اس پر درود رحمت ہی کہ جس کی _____

3۔ ٹوٹا بوریہ بچھونا تھا جس کا سلام اس پر کہ _____

4۔ جس کا نام ہے تسکین دل و جاں کہ اس پر درود _____

5۔ بادشاہی میں جس نے سلام اس پر فقیری کی _____

ج) دیے گئے مصرعوں کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے ہوئے مزید چند مصرعے لکھیے۔

یا حبیب سلام علیک _____

یا رسولؐ سلام علیک _____

مصطفیٰؐ سلام علیک _____

رحمۃ العالمین سلام علیک _____

_____ _____

_____ _____

د) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اسمائے مبارکہ یا صفاتی نام لکھیے۔

....

....

ہ) چھوڑے گئے مصرعے تحریر کرتے ہوئے اشعار مکمل کیجیے۔

1 سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا .....

2 ..... درود اس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے

3 ..... درود اس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

4 سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی .....

5 سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دست گیری کی .....



از خود لکھنا



(الف) دیے گئے سوالات کے جواب 4 یا 5 جملوں میں لکھیے۔

1۔ نعت کی تعریف کیجیے۔

2۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں چند جملے لکھیے۔

3۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایک معجزہ بیان کیجیے جو آپ جانتے ہیں۔

(ب) دیے گئے سوالات کے جواب 8 یا 10 جملوں میں لکھیے۔

1۔ نعت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ سلوک لوگوں کے ساتھ کیسا تھا؟

3۔ "سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی" اس مصرعے کی تشریح کیجیے۔



لفظیات



(الف) نظم پیکرِ اخلاق غور سے پڑھیے اور اس میں موجود مرکب الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے ذیل میں لکھیے۔

مثال: دست گیری، _____ _____ _____ _____

_____ _____ _____ _____

_____ _____ _____ _____

(ب) دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے۔

1۔ بادشاہ x _____ 2۔ محبت x _____

3۔ پھول x _____ 4۔ تسکین x _____

5۔ زندگی x _____ 6۔ دوست x _____

7۔ فقیری x _____

(ج) خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے پُر کیجیے۔

1۔ نظم پیکرِ اخلاق _____ کی لکھی ہوئی ہے۔

2۔ منظور حسین کا قلمی نام _____ تھا۔

3۔ ماہر القادری _____ بلند شہر، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔

4۔ ماہر القادری کی وفات _____ عیسوی میں ہوئی۔

5۔ ذکرِ جمیل، نقشِ توحید، ظہورِ قدسی وغیرہ کے شاعر _____ ہیں۔

د) ذیل کے جملے پڑھ کر بتائیے کہ یہ جملے کن عیدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

1۔ قربانی کی سنت ادا کرنے والی عید۔

2۔ اس عید کو ہر گھر میں شیر خورمہ بنایا جاتا ہے۔

3۔ ہندوستان کی آزادی کی خوشی میں منایا جانے والا جشن۔

4۔ نئی فصل کے کٹنے پر ہندوؤں کے ہاں منائی جانے والی عید۔

5۔ 25 دسمبر کو منائی جانے والی عیسائیوں کی عید۔

ہ) ہفتے کے سات دنوں کے نام اردو اور انگریزی میں لکھیے۔

اردو نام : ....

....

....

انگریزی نام: ....

....

....



تخلیقی اظہار



الف) دیے گئے مصروں کو اپنے الفاظ میں تشریح کیجیے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دست گیری کی

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سکھلائے

سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

ب) اگر آپ کو غریبوں اور بے کسوں کی مدد کرنے کا موقع ملے، تو آپ ان کی مدد کیسے کریں گے؟



توصیف



نعت میں آپ ﷺ کی ذات کو "تسکینِ دل و جاں" (دل اور جان کا سکون) کہا گیا ہے۔
شاعر کے اس خوبصورت اور عقیدت بھرے لفظ کی تعریف اپنے الفاظ میں کریں۔



زبان شناسی



قواعد

بچو! ہم پڑھ چکے ہیں کہ ہر بامعنی مفرد لفظ کلمہ کہلاتا ہے۔

مثلاً: کتاب، قلم، فاطمہ، درخت وغیرہ۔

کلمہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ مستقل کلمہ 2۔ غیر مستقل کلمہ

1۔ مستقل کلمہ: وہ کلمہ ہے جو خود سے معنی دیتا ہے۔

مثلاً: کتاب، قلم، انور، انگوٹھی وغیرہ

2۔ غیر مستقل کلمہ: وہ کلمہ جو خود سے معنی نہیں دیتا بلکہ دوسرے الفاظ سے مل کر معنی دیتا ہے۔

غیر مستقل کلمہ کو "مہمل" بھی کہتے ہیں۔

مثلا: کا، کی، کو، ہی، تک، اور، پر، میں، نے، سے، وغیرہ۔

الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے قوسین میں لکھیے کہ وہ مستقل کلمہ ہے یا غیر مستقل کلمہ۔

1۔ حمید کی کتاب گم ہو گئی ہے۔ ( )

2۔ فاطمہ نماز پڑھ رہی ہے۔ ( )

3۔ ماہر اچھے شاعر ہیں۔ ( )

4۔ بکری کا بچہ بہت پیارا ہے۔ ( )

5۔ میں اسکول میں اول آتا ہوں۔ ( )

6۔ یہ گھوڑا کس کا ہے؟ ( )

7۔ چادر سر پر اوڑھ لو۔ ( )

8۔ گائے گھاس کھا رہی ہے۔ ( )

9۔ وہ بازار سے آیا ہے۔ ( )

10۔ احمد ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ ( )

❋ پیارے بچو! ہم پڑھ چکے ہیں کہ غیر مستقل کلمے کی چار قسمیں ہیں۔

1۔ حروف ربط 2۔ حروف عطف 3۔ حروف تخصیص 4۔ حروف فجائیہ

1۔ حروف ربط: جو ایک لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے ظاہر کرتے ہیں حروف ربط کہلاتے ہیں۔

جیسے: کا، کے، کی، نے، کو، نہیں، سے، پر، تک وغیرہ

2۔ حروف عطف: جو دو یا دو سے زیادہ لفظوں یا دو جملوں کو ملانے کا کام کرتے ہیں حروف عطف کہلاتے ہیں۔

جیسے: و، اور، کہ، یا، نہ، خواہ، چاہے، لیکن، لہٰذا، اس لیے،
سو، کیونکہ، بلکہ، مگر، الّا، اگر، جو

3۔ حروف تخصیص: جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ آتے ہیں تو خصوصیت یا اصرار کی کیفیت پیدا کرتے ہیں حروف تخصیص کہلاتے ہیں۔

جیسے: ہی، تو، بھی، ہر

4۔ حروف فجائیہ: جو جوش یا جذبے میں بے تحاشہ یا اچانک زبان سے نکل جاتے ہیں حروف فجائیہ کہلاتے ہیں

جیسے: اوہو!، ہائے!، آہ!، ماشاءاللہ!، سبحان اللہ!، شاباش!، اے بچو!،
استغفراللہ!، اُف!، واہ! وغیرہ۔

❋ دیے گئے جملوں میں حروف ربط حروف عطف حروف تخصیص اور حروف فجائیہ کی نشاندہی کرتے ہوئے قوسین میں لکھیے۔

1۔ سبحان اللہ! آپ بہت خوب لگتے ہیں۔ ( )
2۔ دکان سے صابن خرید لاؤ۔ ( )
3۔ اللہ ہی خالق دو جہاں ہے۔ ( )
4۔ شوکت اسکول آیا مگر محمود نہیں آیا۔ ( )
5۔ ہر لمحہ کارآمد ہونا چاہیے۔ ( )
6۔ شاباش! تم کامیاب ہو گئے۔ ( )
7۔ تم انتظار کرو خواہ وہ آئے یا نہ آئے۔ ( )
8۔ تم کب تک آؤ گے۔ ( )
9۔ اب تو تمھیں یہ کام بھی کرنا پڑے گا۔ ( )
10۔ میز پر قلم ہے۔ ( )

❋ دیے گئے سوالات پڑھیے اور صحیح جواب کا انتخاب کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ سبحان اللہ! آپ بہت خوب لگتے ہیں۔ اس میں سبحان اللہ ہے۔ ( )
(A) حروفِ ربط (B) حروفِ عطف (C) حروفِ تخصیص (D) حروفِ فجائیہ

2۔ دکان سے صابن خرید لاؤ۔ اس جملے میں حروف ربط ہے۔ ( )
(A) دکان (B) سے (C) صابن (D) خرید لاؤ

3۔ ذیل میں حروفِ تخصیص ہے۔ ( )

(A)اللہ (B)بڑا (C)ہی (D)پر

4۔ شوکت اسکول آیا مگر اکرم نہیں آیا۔ اس جملہ میں مگر ہے۔ ( )

(A)حروفِ ربط (B)حروفِ عطف (C)حروفِ تخصیص (D)حروفِ فجائیہ

5۔ حروفِ فجائیہ کی نشاندہی کیجیے۔ ( )

(A)شاباش! (B)بھی (C)تک (D)کیوں کہ

6۔ حروفِ تخصیص کی نشاندہی کیجیے۔ ( )

(A)پر (B)ہر (C)خواہ (D)اُف

7۔ میز پر قلم ہے۔ اس جملہ میں لفظ "پر" ہے۔ ( )

(A)حروفِ ربط (B)حروفِ عطف (C)حروفِ تخصیص (D)حروفِ فجائیہ

8۔ تم انتظار کرو خواہ وہ آئے یا نہ آئے۔ اس جملہ میں حروفِ عطف کی پہچان کیجیے۔ ( )

(A)تم (B)انتظار (C)خواہ (D)وہ آئے



منصوبہ کام



- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کسی واقعے کو چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں مظاہرہ کیجیے اور آویزاں کیجیے۔
- اپنی پسندیدہ نعت چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کیجیے۔



کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں



1۔ میں نظم روانی سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ( )

2۔ نظم کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا/سکتی ہوں۔ ( )

3۔ نظم میں بیان کردہ صفات کا میں اپنی روزمرہ زندگی میں اطلاق کر سکتا/سکتی ہوں۔ ( )

4۔ نظم کو میں ترنم کے ساتھ پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ( )



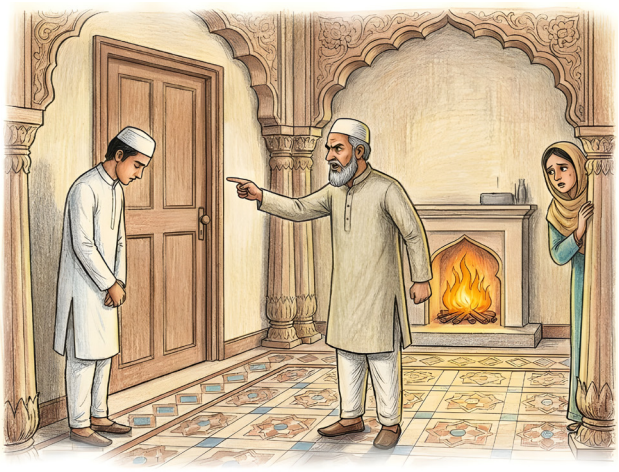
اساتذہ کے لیے ہدایات

1۔ مختلف نعتیہ مجموعوں سے نعتیں پڑھ کر بچوں کو سنائیں۔

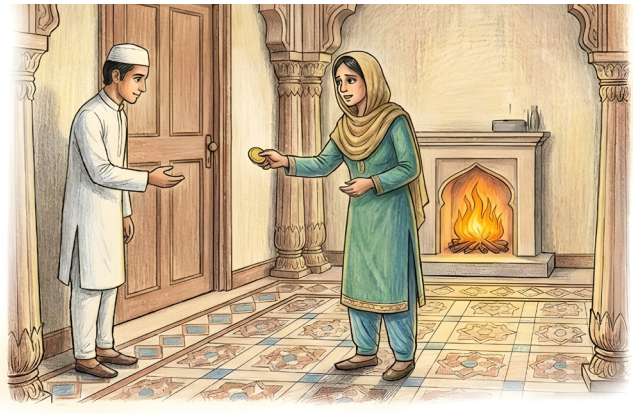
2۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی بچوں کو ترغیب دیں۔

پڑھیے لطف اٹھایئے

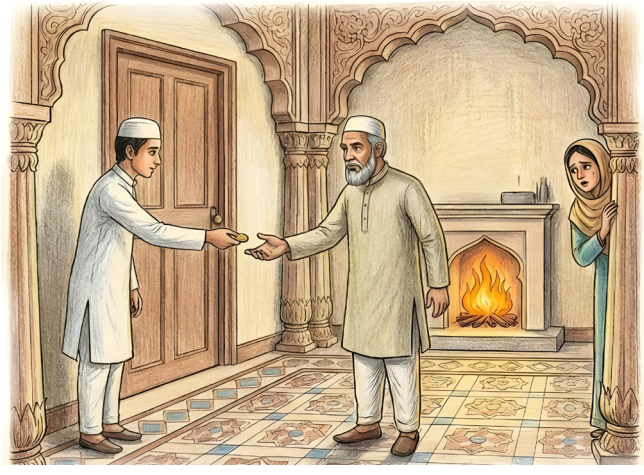
محنت کی کمائی



شعیب ایک خوش حال شخص کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ماں کا لاڈلا تھا ۔ دیکھتے دیکھتے جواں ہو گیا۔ کوئی ہنر نہ تعلیم۔ بہلا پھسلا کر اپنی ماں سے پیسے لینا کھیل کود کرنا، مستیاں کرنا اور سڑکوں پر وقت گزارنا اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن صبح صبح باپ نے شعیب کو بلا کر کہا "بیٹا! اب تم بچے نہیں رہے، جوان ہو گئے ہو، کچھ کمانے کی فکر کرو اور زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھو۔" شعیب کو باپ کی باتیں ناگوار گزریں۔ ناراض ہوتے ہوئے اس نے جواب دیا ابّا! مجھے تو کوئی کام کرنا نہیں آتا، میں کیسے کماؤں؟" باپ نے کہا "کوئی بات نہیں بیٹا! تم سیکھ جاؤ گے۔

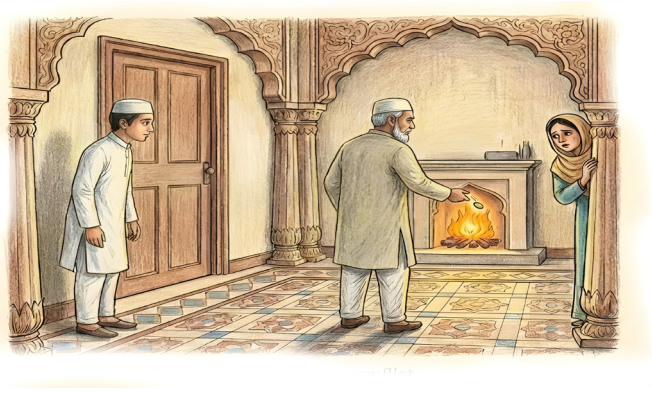


آج ہی تم شہر روانہ ہو جاؤ اور یاد رکھو کہ جب تک تم اپنی کمائی کی ایک اشرفی نہیں لاتے تب تک گھر واپس نہ آنا۔ مرتا کیا نہ کرتا! شعیب گھر سے جانے لگا تو ماں نے چپکے سے اس کے ہاتھ میں ایک اشرفی تھمادی اور کہا "رات کو لوٹ آنا اور اپنے باپ کو یہ اشرفی دے دینا۔ شعیب خوشی خوشی گھر سے نکل گیا، دن بھر آوارہ گردی کرنے کے بعد رات گھر لوٹ آیا اور اپنے باپ کو اشرفی دیتے ہوئے بولا "ابّا جان! یہ لیجیے میری کمائی کی اشرفی۔



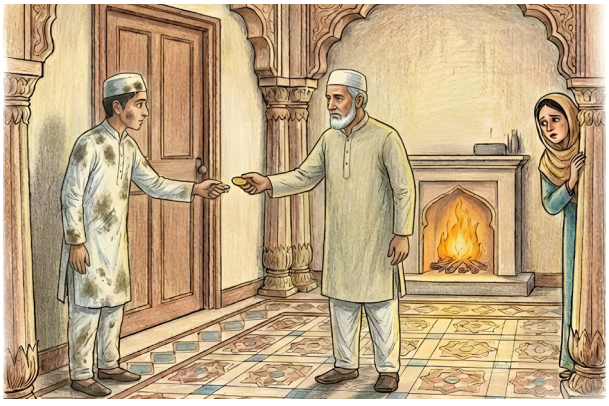
باپ نے اشرفی کو ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھا اور آتش دان میں پھینکتے ہوئے کہا "برخوردار یہ وہ اشرفی نہیں ہے جو میں نے مانگی تھی، جاؤ! اشرفی کمالاؤ۔"

بیٹا جانے لگا تو دہلیز میں پھر اپنی ماں کو اشرفی کے ساتھ پایا۔ ماں نے شعیب کو اشرفی دیتے ہوئے کہا "اس بار تم تین دن بعد گھر لوٹ آنا تا کہ تمہارے ابّا کو شک نہ

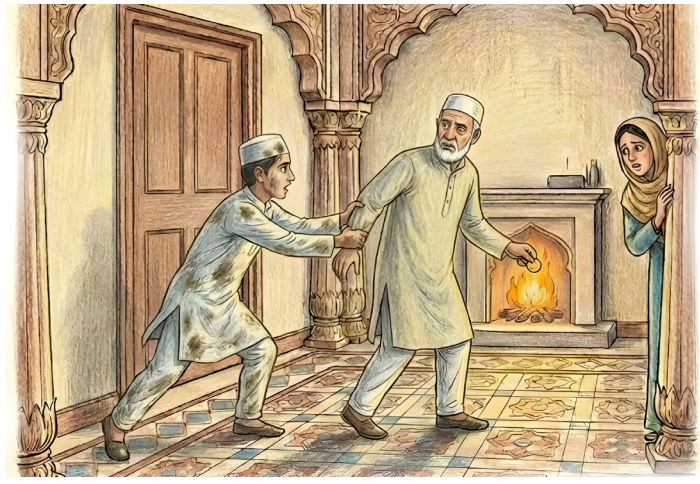


ہو۔ "شعیب اپنی ماں کی بات پر عمل کرتے ہوئے تین دن بعد گھر لوٹ آیا اور اپنے ابّا کو اشرفی پیش کی ۔ باپ نے پھر اشرفی دیکھی اور اسی آتش دان میں پھینک دی اور کہا "بیٹا! یہ وہ اشرفی نہیں ہے جو میں چاہتا ہوں، جاؤ! اشرفی کمالاؤ"۔

تیسری مرتبہ اپنی ماں کے جاگنے سے پہلے شعیب شہر روانہ ہو گیا۔ اس بار وہ ایک مہینے بعد گھر لوٹا۔ بڑی ہی محنت و مشقت سے کمائی ہوئی اشرفی اپنی مٹھی میں مضبوطی سے دبائے اپنے باپ کے سامنے حاضر ہو کر کہا "ابّا جان! میں قسم کھاتا ہوں کہ اس بار یہ اشرفی میں نے پسینہ بہا کر کمائی ہے۔"



باپ اس اشرفی کو اپنے ہاتھ میں لیے تھوڑی دیر غور سے دیکھتا رہا۔ اس سے پہلے کہ اس اشرفی کو بھی آتش دان میں پھینکتا شعیب نے اپنے باپ کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا اور کہا ابا جان! آپ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ میں نے یہ اشرفی بڑی محنت سے کمائی ہے۔ اس بار باپ نے ہنستے ہوئے اپنے بیٹے کو گلے لگالیا اور خوش ہو کر کہنے لگا "بیٹا! یقیناً یہ اشرفی تمہاری محنت اور پسینے کی کمائی ہے۔



کیوں کہ اس کا ضائع ہونا تم سے نہیں دیکھا گیا، جب کہ اس سے پہلے میں دو بار اشرفیاں آتش دان میں پھینک چکا ہوں مگر تمہیں کوئی افسوس نہیں ہوا تھا سچ ہے کہ بغیر محنت کے آنے والا مال جاتا بھی تو اسی آسانی سے ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ محنت کا پھل میٹھا ہوتا ہے"۔

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (مفہوم حدیث)

2۔ جو بھی ہوگا بھلا ہی ہوگا

H4P6U7

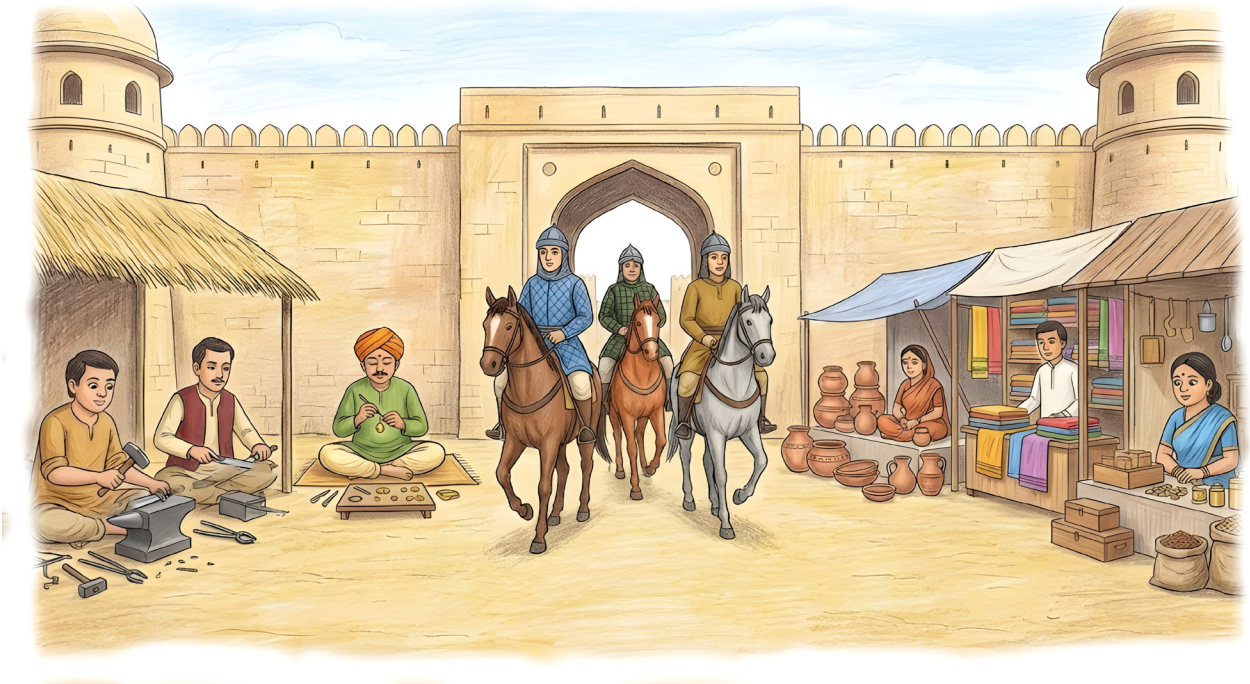
اکتسابی نتائج:

- کہانی پڑھنا، دانش مندی اور ذہانت سے حالات کا مقابلہ کیسے کرنا ہے؟ سیکھیں گے۔(CG1)
- کہانی کے متن کو سمجھتے ہوئے سچائی اور ایمانداری کی اہمیت کو جان پائیں گے اور اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں۔(CG2)
- کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کر پائیں گے، لکھ سکیں گے۔ (CG3)
- مترادفات، واحد جمع معلوم کرتے ہوئے توصیف کریں گے۔ (CG5)
- کوئی نصیحت آموز کہانی معلوم کر کے مظاہرہ کریں گے۔(CG4)
- اسمِ خاص اور اسمِ عام کی قسموں کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔ (CG5)



سوچیے اور بولیے





1۔ تصویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق بولیے۔

2۔ بازاروں میں عام طور پر کون کونسی اشیا فروخت کی جاتی ہیں؟

3۔ اچھے بادشاہ کے اوصاف کیا ہوتے ہیں؟

مقصد: خدا پر سچّا اور پکّا یقین رکھنا ہے۔ ہمارے ساتھ جو بھی حادثات، واقعات، مشکلات یا خوشیاں حاصل ہوتی ہیں سب میں خدا کی مصلحت شامل رہتی ہے۔ اس بات کا یقین طلبہ میں فروغ دینا۔

جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا

بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ بغداد میں ایک بادشاہ رہا کرتا تھا جو بہت انصاف پسند تھا اور رعایا بھی اس سے بہت خوش تھی۔ بادشاہ اپنے دربار میں ذہین افراد کو رکھنا پسند کرتا تھا۔ وہ ذہین افراد کا انتخاب کرتا اور اپنے وزراء میں شامل کر لیتا تھا۔ ایک دن ایک ذہین شخص بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی چالاکی، حاضر جوابی، دوراندیشی اور برجستگی دیکھ کر بادشاہ نے اسے اپنا مشیر خاص بنالیا اور خاص وزراء میں شامل کر لیا۔ وزیر کی عادت تھی کہ جو بھی کام وہ دیکھتا، چاہے اچھا ہو یا برا فوراً کہہ دیتا کہ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا"۔

آہستہ آہستہ وزیر اور بادشاہ کے درمیان اچھا لگاؤ پیدا ہو گیا۔ ایک دفعہ بادشاہ اور وزیر آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ بادشاہ اپنی بہادری کے واقعات سناتے ہوئے اچانک غم گین ہو گیا اور کہنے لگا "آج میں تم سے اپنا غم بانٹ کر ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے مجھے ہر نعمت سے نوازا ہے، بے حساب مال و دولت اور سلطنت عطا کی ہے حسن و جمال بھی دیا مگر ایک غم ہے جو مجھے بار بار ستائے جا رہا ہے۔" وزیر نے کہا "جہاں پناہ کا غم میرا غم ہے، عوام کا غم ہے، فرمائیں کہ جہاں پناہ کو کیا غم ہے؟ بندہ آپ کے لیے جان بھی حاضر کر سکتا ہے۔

بادشاہ نے اپنی شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے مایوسی سے کہا "جب میں اپنی اس کٹی ہوئی آدھی انگلی کو دیکھتا ہوں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے۔"

وزیر نے پوچھا "جہاں پناہ! کیا میں یہ معلوم کرنے کی گستاخی کر سکتا ہوں کہ یہ انگلی کیسے کٹی؟"

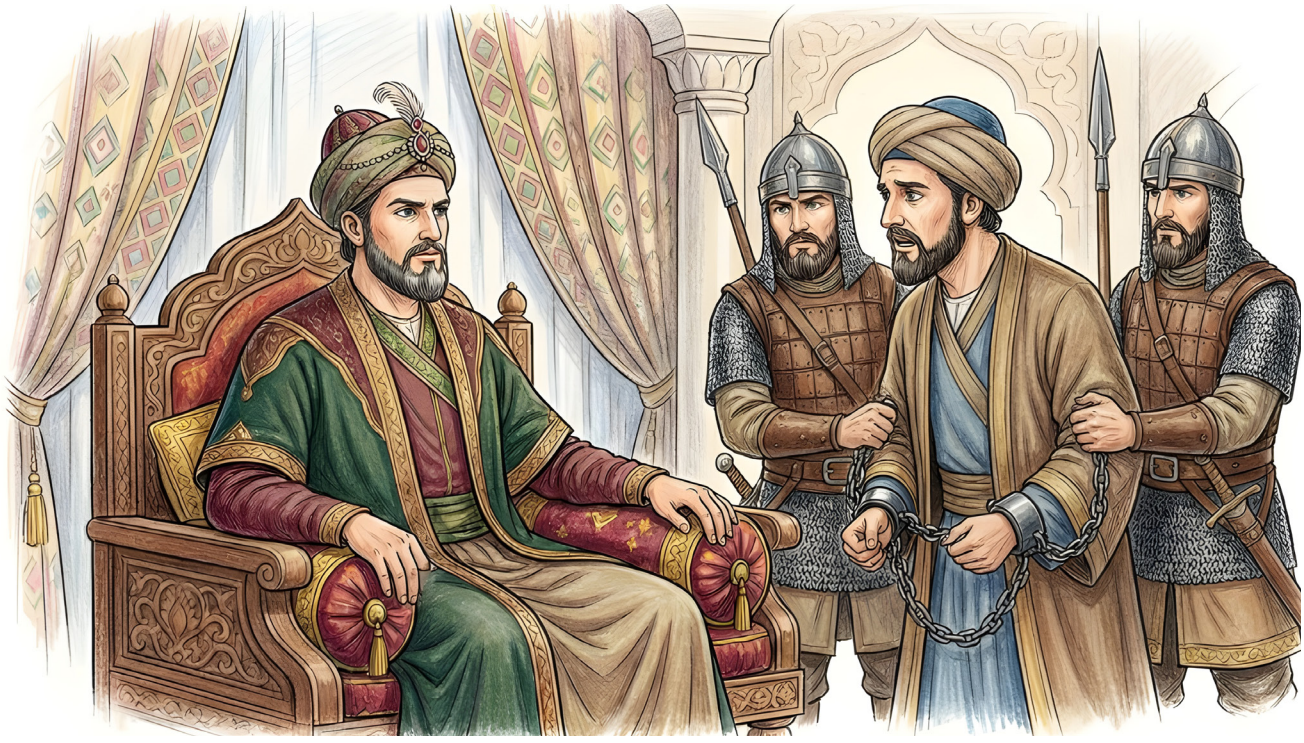
بادشاہ واقعہ سناتے ہوئے کہنے لگا "ایک دفعہ میں شکار کھیلنے کے لیے جنگل گیا تو اچانک شیر نے حملہ کر دیا، میں نے بچاؤ کے لیے اپنا ہاتھ شیر کے چہرہ پر مارا، اس سے پہلے کہ میرے جاں باز مجھے بچانے آتے شیر نے میرا ہاتھ اپنے جبڑے میں لے لیا اور میری انگلی کاٹ کھائی۔ اس کٹی ہوئی آدھی انگلی کی وجہ سے میری خوبصورتی اور وجاہت میں کمی آ گئی۔ اگر میری انگلی صحیح سلامت ہوتی تو میں بہت خوش ہوتا"۔



بادشاہ کی بات سن کر وزیر نے کہا "جہاں پناہ! آپ اس پر غمگین نہ ہوں جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا"۔

بادشاہ پہلے ہی پریشان اور غمگین تھا۔ جیسے ہی وزیر کی بات سنی، طیش میں آ گیا اور کہا میں تمہیں ہمدرد سمجھ کر اپنا غم سنا رہا ہوں اور تم مجھے دلاسہ دینے کے بجائے الٹا یہ کہہ کر میرا غم بڑھا رہے ہو کہ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا؟ تمہاری اتنی جرات؟ تم نے میرے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے، اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔ بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وزیر کو قید کر لیا جائے اور جب تک میں نہ کہوں آزاد نہ کیا جائے۔

سپاہی وزیر کو زنجیروں سے باندھ کر لے جا رہے تھے تو وزیر وہی بات دہرائے جا رہا تھا کہ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا"۔



کچھ دنوں بعد بادشاہ حسب معمول اپنے سپاہیوں کے ساتھ شکار کھیلنے نکلا۔ شکار کھیلتے کھیلتے وہ اپنے سپاہیوں سے بچھڑ گیا اور ایک سپاہی کے ساتھ گھنے جنگل میں جا پہنچا۔ بادشاہ اور سپاہی راستے کی تلاش میں پریشان ادھر ادھر گھوم رہے تھے کہ اچانک چاروں طرف سے جنگلی وحشی قبیلے والوں نے بادشاہ اور سپاہی کو گھیر لیا اور قید کر کے اپنے سردار کے پاس لے گئے۔

وحشی قبیلے کے سردار کو ایک تندرست توانا اور خوب رو شخص کی تلاش تھی تاکہ ہر سال کی طرح اس سال بھی وہ اپنے دیوتا کے حضور بَلی پیش کر سکے۔ چوں کہ بادشاہ صحت مند، توانا اور خوب رو بھی تھا اس لیے قبیلے کا سردار بادشاہ کو دیکھ کر خوش ہو گیا اور بَلی کے لیے بادشاہ کا انتخاب کر لیا۔ بادشاہ پریشان ہو گیا اور اسے اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر نظر نہیں آ رہی تھی سو اس نے اپنے آپ کو بے بس جان کر خود کو اللہ کے حوالے کر دیا۔

قبیلے کے پجاری بادشاہ کو بَلی کے لیے تیار کرنے لگے۔ بادشاہ کے کپڑے اتارے گئے، ہمہ قسم کے سفوف جسم پر ملے جانے لگے۔ اسی دوران اچانک ایک بوڑھے پجاری کی نظر بادشاہ کی کٹی ہوئی انگلی پر پڑی۔ وہ چلانے لگا کہ سردار! اس آدمی کی بَلی قبول نہیں ہو گی کیوں کہ اس شخص کی ایک انگلی کٹی ہوئی ہے"۔ قبیلے کا سردار مایوس ہو گیا اور حکم دیا کہ بادشاہ کو آزاد کر کے اس کے ساتھ آئے

ہوئے سپاہی کی بلی دے دی جائے۔

بادشاہ کو نئی زندگی ملی، اس نے اللہ کا شکر بجالایا اور خوشی خوشی اپنے محل لوٹ آیا۔ بادشاہ جب اس حادثے سے سنبھلا تو اس کو اپنے خاص وزیر کی کہی ہوئی بات "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا یاد آگئی۔ بادشاہ سمجھ گیا کہ اس کا وزیر کوئی عام آدمی نہیں بلکہ بہت ذہین اور دور اندیش ہے۔ اس نے فوراً وزیر کو دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا۔ وزیر بادشاہ کے حضور لایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا "میں نے تم کو قید کر کے تم پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے تمہاری دور اندیشی اور دانش مندی کا اندازہ نہیں تھا، میں تم سے بہت خوش ہوں، تم نے سچ کہا تھا کہ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا"۔



"آج میں تمھیں قید سے آزاد کرتا ہوں اور دوبارہ اپنا مشیر خاص مقرر کرتا ہوں مگر ایک بات بتاؤ کہ جب تم کو قید کیا جارہا تھا تب بھی تم یہی کہے جارہے تھے کہ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا۔ بتاؤ تمھیں قید کی سزا دی گئی تو اس میں کیا بھلائی تھی؟"



وزیر نے کہا "جہاں پناہ! اللہ تعالیٰ بڑی حکمت والا ہے، اللہ کی حکمتوں کو ہم جیسے حقیر انسان نہیں سمجھ سکتے۔ ہم جلد بازی میں فیصلے کرتے ہیں۔ حضور! اگر آپ مجھے قید نہ کرتے تو یقیناً میں آپ کے ساتھ شکار میں ہوتا اور شکار کے دوران آپ کے ساتھ شکاری مجھے بھی قید کر لیتے اور قبیلے والے آپ کی کٹی ہوئی انگلی دیکھ کر آپ کو چھوڑ دیتے تو آپ کی جگہ میری بلی دے دیتے۔ ظاہر ہے جہاں پناہ! جہاں آپ کا بھلا ہوا، وہیں میرا بھی بھلا ہوا ہے۔ اسی لیے میں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا رہتا ہوں اور ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا۔





یہ کیجیے

سنیے - بولیے

(الف) دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ دربار میں آنے والے شخص کو بادشاہ نے اپنا مشیر خاص کیوں بنایا؟

2۔ بادشاہ کو اپنے خاص وزیر کی کس بات پر غصہ آیا۔

3۔ کہانی "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا" سے آپ نے کیا سیکھا؟

پڑھنا - سمجھنا

(الف) دی گئی عبارت غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

کستور باپور بندر میں اپریل 1869ء میں پیدا ہوئیں۔ اسی سال گاندھی جی بھی پیدا ہوئے۔ ان کے والد گوکل داس کپاڈیہ ایک کامیاب تاجر تھے۔ ان کی والدہ کا نام ویرج کنور باکپاڈیا تھا۔ پانچ اصول تھے جن کی انہیں تعلیم دی گئی تھی۔ کبھی جھوٹ نہ بولو، چوری نہ کرو، بری باتیں نہ کرو، دنیا کو اہمیت نہ دو، روزانہ پوجا کرو۔ کستور با ان اصولوں پر سختی سے عمل کرتی تھیں۔ کستور با کی عمر 7 سال کی تھی تو ان کی منگنی موہن داس گاندھی جی سے ہو گئی۔ تیرہ سال کی عمر میں یعنی 1882ء میں ان کی شادی ہو گئی۔ اب وہ کستور باکپاڈیہ سے کستور با گاندھی ہو گئیں۔



1۔ کستور با گاندھی کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

2۔ کستور با کے والد کا نام کیا تھا اور پیشہ کیا تھا؟

3۔ کستور با کو کیا تعلیم دی گئی؟

4۔ کستور با کی شادی کب اور کس سے ہوئی؟

(ب) دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے آسان جملے لکھیے۔

عادت - بادشاہ -قید

شکار شکار - صحت مند پسند

مثال: ہمیشہ اپنی پسند کے کام کریں۔

1۔ .....

2۔ .....

3۔ .....

4۔ .....

5۔ .....

(ج) دیے گئے جملوں کو سبق کے مطابق ترتیب دیجیے۔

(1) قبیلے کا سردار بادشاہ کو دیکھ کر خوش ہو گیا۔

(2) اگر میری انگلی صحیح سلامت ہوتی تو میں بہت خوش ہوتا۔

(3) آج میں تم سے اپنا غم بانٹ کر ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔

(4) جہاں پناہ! اللہ تعالی بڑی حکمت والا ہے۔

(5) سردار! اس آدمی کی پکی قبول نہیں ہو گی۔

(د) دیے گئے اشعار پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھیے۔

محنت کرنے والا بچہ ہر مشکل کو ہرا دیتا

وقت کی قدر جو کرتا ہے وہ آگے بڑھتا جاتا ہے

علم کی روشنی پھیلائے اپنا نام روشن کر جائے

سچے دل سے جو کام کرے کامیابی وہی پائے

سوالات

1۔ نظم میں کس بچے کا ذکر کیا گیا ہے؟

2۔ وقت کی قدر کرنے والا کیا حاصل کرتا ہے؟

3۔ علم کی روشنی سے کیا مراد ہے؟

4۔ کامیابی کون حاصل کرتا ہے؟

5۔ اس نظم سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ہ) ذیل کے سوالات پڑھیے اور دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ بادشاہ کی کونسی انگلی کٹی ہوئی تھی؟ ( )

(A) آبین (B) امانت (C) شہادت (D) جنت

2۔ "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا" ایسا کون کہتا تھا؟ ( )

(A) بادشاہ (B) غلام (C) سردار (D) وزیر

3۔ قبیلہ والوں نے بادشاہ کے بجائے کس کو بلی دے دی؟ ( )

(A) سردار کو (B) سپاہی کو (C) وزیر کو (D) پجاری کو

4۔ بادشاہ کا مشیر خاص کیسا تھا؟ ( )

(A) بھولا بھالا (B) جاہل (C) ظالم (D) دور اندیش

5۔ بادشاہ اپنے دربار میں کیسے افراد کو رکھنا پسند کرتا تھا؟ ( )

(A)ذہین (B)بہادر (C)شاعر (D)توانا

6۔ مضمون ”جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا“ کا موضوع کیا ہے؟ ( )

(A)سیرت و اخلاق (B)دانش مندی (C)علم کی اہمیت (D)امید، عزم



از خود لکھنا



(الف) دیے گئے سوالات کے جواب چار(4) یا پانچ(5) جملوں میں لکھیے۔

1۔ بادشاہ کو کس بات کا غم تھا؟

2۔ بادشاہ نے اپنے خاص وزیر کو کیا سزا دی اور کیوں دی؟

3۔ جنگل میں بادشاہ کے ساتھ کیا ہوا؟

(ب) دیے گئے سوالات کے جواب چار(8) یا پانچ(10) جملوں میں لکھیے۔

1۔ سبق ”جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا“ کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ آپ کے خیال میں بادشاہ صحیح تھا یا وزیر؟ کیوں؟

3۔ آپ نے کہانی ”جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا“ سے کیا نصیحت حاصل کی؟



لفظیات



(الف) ایک لفظ کے ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں جنھیں مترادفات کہا جاتا ہے۔

مثال کے مطابق دیے گئے الفاظ کے مترادفات لکھیے۔

1۔ بادشاہ: شہنشاہ سلطان شاہ

2۔ چالاکی: _____ _____ _____

3۔ حسن: _____ _____ _____

4۔ قفس: _____ _____ _____

5۔ غمگین: _____ _____ _____

6۔ تندرست: _____ _____ _____

(ب) دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے آسان جملے لکھیے۔

عادت بادشاہ قید شکار صحت مند پسند

مثال: ہمیشہ اپنی پسند کے کام کریں۔

1۔ _____

2۔ _____

3۔ _____

4۔ _____

5۔ _____

(ج) دیے گئے جمع الفاظ کی واحد لکھیے۔

1۔	حاجات	_____	11۔	واقعات	_____
2۔	جنگلات	_____	12۔	جذبات	_____
3۔	انگلیاں	_____	13۔	انتخابات	_____
4۔	وزراء	_____	14۔	اقسام	_____
5۔	خوشیاں	_____	15۔	حادثے	_____
6۔	احکام	_____	16۔	مظالم	_____
7۔	گستاخیاں	_____	17۔	احکام	_____
8۔	اشخاص	_____	18۔	محلات	_____
9۔	قبیلے	_____	19۔	پجاریاں	_____
10۔	تدابیر	_____	20۔	عموم	_____



تخلیقی اظہار



1۔ بادشاہ نے غصے میں آکر وزیر کو قید کرنے کی سزا سنادی تھی۔ آپ کے خیال میں جب ہمیں کسی بات پر شدید غصہ آئے، تو جلد بازی میں فیصلہ کرنے کے بجائے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ غصے پر قابو پانے کے کوئی دو طریقے تجویز کریں۔

2۔ اگر آپ بادشاہ کی جگہ ہوتے، تو سچائی سامنے آنے پر وزیر کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟



توصیف



1۔ ہر حال میں "جو بھی ہو گا بھلا ہی ہو گا" کہنے پر آپ وزیر کی دانشمندی کی تعریف کیسے کریں گے؟



زبان شناسی



قواعد

پیارے بچو! آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ اسم خاص 2۔ اسم عام

1۔اسم خاص: کسی شخص، جگہ یا شئے کے خاص نام کو اسم خاص کہتے ہیں۔

جیسے: رحمت آباد، سونی ٹی وی، انور حسین

2۔اسم عام: کسی شخص، جگہ یا شئے کے عام نام کو اسم عام کہتے ہیں۔

جیسے: بچہ، میدان، اناج وغیرہ۔

(الف) دیے گئے اسما کی درجہ بندی کرتے ہوئے خانوں میں لکھیے۔

چوہا - سنگ مرمر - کسان - اناج - کتاب - بستی

عبداللہ - ماہر - امراوتی - سورج

اسم خاص	اسم عام

اسم خاص کی قسمیں

اسم خاص کی 5 قسمیں ہیں۔ (1)علم (2)غرف (3)لقب (4)خطاب (5)تخلص

اسم عام کی 5 قسمیں ہیں۔ (1)اسمِ ذات (2)اسمِ ظرف (3)اسمِ آلہ (4)اسمِ کیفیت (5)اسمِ جمع

(الف) دیے گئے اسما اسمِ عام ہیں یا اسمِ خاص؟ نشاندہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

1۔	چوہا	( )	( )	11۔	غالب	( )	( )
2۔	سنگِ مرمر	( )	( )	12۔	چاقو	( )	( )
3۔	کسان	( )	( )	13۔	بلبلِ ہند	( )	( )
4۔	اناج	( )	( )	14۔	احمد	( )	( )
5۔	کتاب	( )	( )	15۔	بنگلور	( )	( )
6۔	بستی	( )	( )	16۔	فوج	( )	( )
7۔	عبداللہ	( )	( )	17۔	پدم شری	( )	( )
8۔	ماہر	( )	( )	18۔	چار منار	( )	( )
9۔	امراوتی	( )	( )	19۔	چھوٹو	( )	( )
10۔	سورج	( )	( )	20۔	گھر	( )	( )




منصوبہ کام

کوئی نصیحت آموز کہانی اپنے والدین یا اساتذہ یا بزرگوں سے معلوم کر کے لکھیے اور کمرہ جماعت میں مظاہرہ کیجیے۔




کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں

1۔ میں سبق روانی سے پڑھ سکتا/پڑھ سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)

2۔ سبق کو پڑھ کر اس کا خلاصہ بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)

3۔ مترادف، واحد جمع کی نشاندہی کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)

4۔ اسمِ عام اور اسمِ خاص کی پہچان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)



اساتذہ کے لیے ہدایات

1۔ دیگر کتابوں میں شامل اچھی اچھی اخلاقی کہانیاں بچوں کو سنائیں۔

ہوشیار سردار



ایک قبیلے کی روایت تھی کہ وہ ہر سال اپنا نیا سردار منتخب کرتے تھے۔ ہر نئے سردار سے عہد لیا جاتا کہ وہ ایک سال بعد سرداری سے دست بردار ہو جائے گا۔ سردار کو ایک گم نام جزیرے کو بھیج دیا جاتا تھا جہاں سے پھر کبھی وہ واپس نہیں آتا تھا۔

ایک سال ختم ہونے پر سردار کو قیمتی لباس پہنا کر سارے ملک میں گشت کروائی جاتی تھی ۔وہ سب کو الوداع کہتے ہوئے گم نام جزیرے کو روانہ ہو جاتا اور وہیں اس کی زندگی ختم ہو جاتی تھی۔ ایک موقع ایسا بھی آیا کہ کوئی شخص سردار بننے کے لیے تیار نہ ہوا۔ بڑی کوششوں کے بعد ایک عقل مند نوجوان ایک شرط پر تیار ہو گیا کہ اس کو سردار بنانے سے پہلے ہی جزیرے کا دورہ کرایا جائے۔ قبیلے کے بزرگ مان گئے اور نوجوان کو سردار بنا دیا گیا۔

سردار بننے کے تیسرے دن نوجوان نے جزیرے کا دورہ کیا۔ اس نے دیکھا جزیرے پر گھنے درخت ہیں اور ان درختوں کے درمیان درندوں کے چھوڑے ہوئے انسانی ڈھانچے ہیں اور جا بہ جا خون خوار جانور گھوم پھر رہے ہیں۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں آنے والا پھر کیوں واپس نہیں لوٹ سکا۔

جزیرے سے لوٹ کر سردار نے 100 توانا اور طاقت ور مزدوروں کا انتخاب کیا اور ایک ماہ میں سارا جنگل صاف کروا دیا، سارے جنگلی جانوروں کو مروا دیا اور فالتو درخت کٹوا دیے۔

چند ہی ماہ میں نوجوان سردار نے جزیرے کو سرسبز و شاداب کر دیا، باغات لگوا دئے، نہریں کھدوائیں اور خوب صورت درخت لگوا دیے۔ سردار نے یہ سب کام خاموشی سے کروایا۔ قبیلے والوں کو کچھ پتہ ہی نہ چلا۔



ایک سال کی میعاد مکمل ہونے کے بعد جب نوجوان سردار کو جزیرہ روانہ کرنے کا وقت آ گیا تو نوجوان سردار کو قیمتی لباس پہنا کر سارے ملک کا گشت کروایا سردار بڑی خوشی اور جوش و خروش کے ساتھ گشت کر رہا تھا۔ قبیلے کے لوگ حیران تھے کہ اس سے پہلے جتنے بھی سردار تھے وہ مایوسی اور غم کا اظہار کرتے ہوئے جاتے تھے مگر یہ نوجوان سردار تو بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ لوگوں نے سردار سے پوچھا کہ "آپ کیوں خوش نظر آ رہے ہیں جب کہ سابقہ تمام سردار مایوس اور غم گین ہو کر جایا کرتے تھے"۔ سردار نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ سابقہ سردار جب منتخب ہوتے تھے تو انھوں نے عیش و عشرت میں سارا وقت گنوا دیتے تھے۔ وہ بھول جاتے تھے کہ ان کا حشر کیا ہونے والا ہے۔

مگر میں نے ایک سال کی سرداری کے دوران نہ صرف قبیلے کے روشن مستقبل کے بارے میں سوچا بلکہ اپنے مستقبل کا منصوبہ بھی بنا لیا۔ اب میں اس جزیرے میں اپنی باقی زندگی خوشی سے گزاروں گا۔"

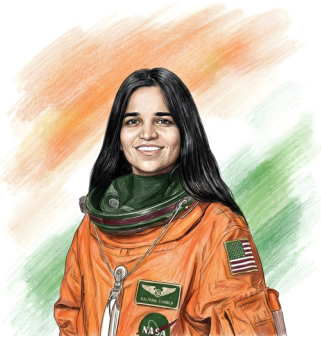
3۔ وطن کی شان

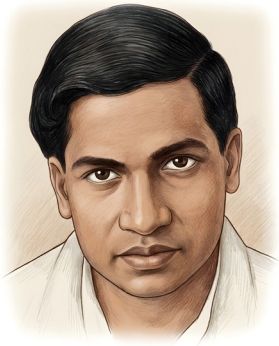
D6B4T8

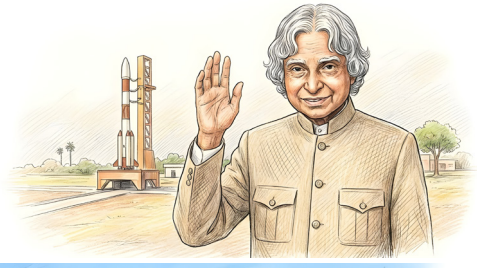
اکتسابی نتائج:

- نظم کا پڑھنا، وطن کی شان کو جاننا اور وطن سے محبت کرنا سیکھیں گے۔(CG1)
- نظم کے اشعار پڑھ کر سمجھیں گے۔ ہمارے ملک کی اہمیت کو جان پائیں گے اور اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے۔(CG2)
- نظم کا خلاصہ کو اپنے الفاظ میں بیان کر پائیں گے اور لکھ سکیں گے۔ (CG3)
- شاعر جان نثار اختر کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہوئے بول پائیں گے۔ (CG4)
- جنس اور اس کے اقسام سے واقف ہوں گے۔(CG5)

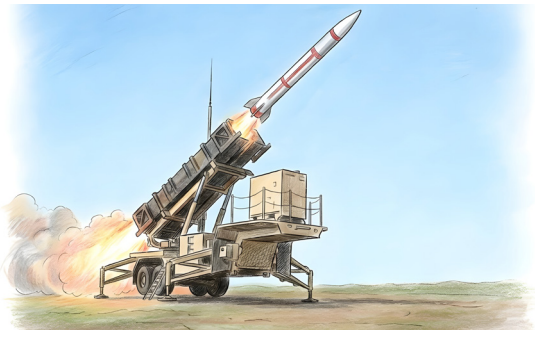
سوچیے اور بولیے













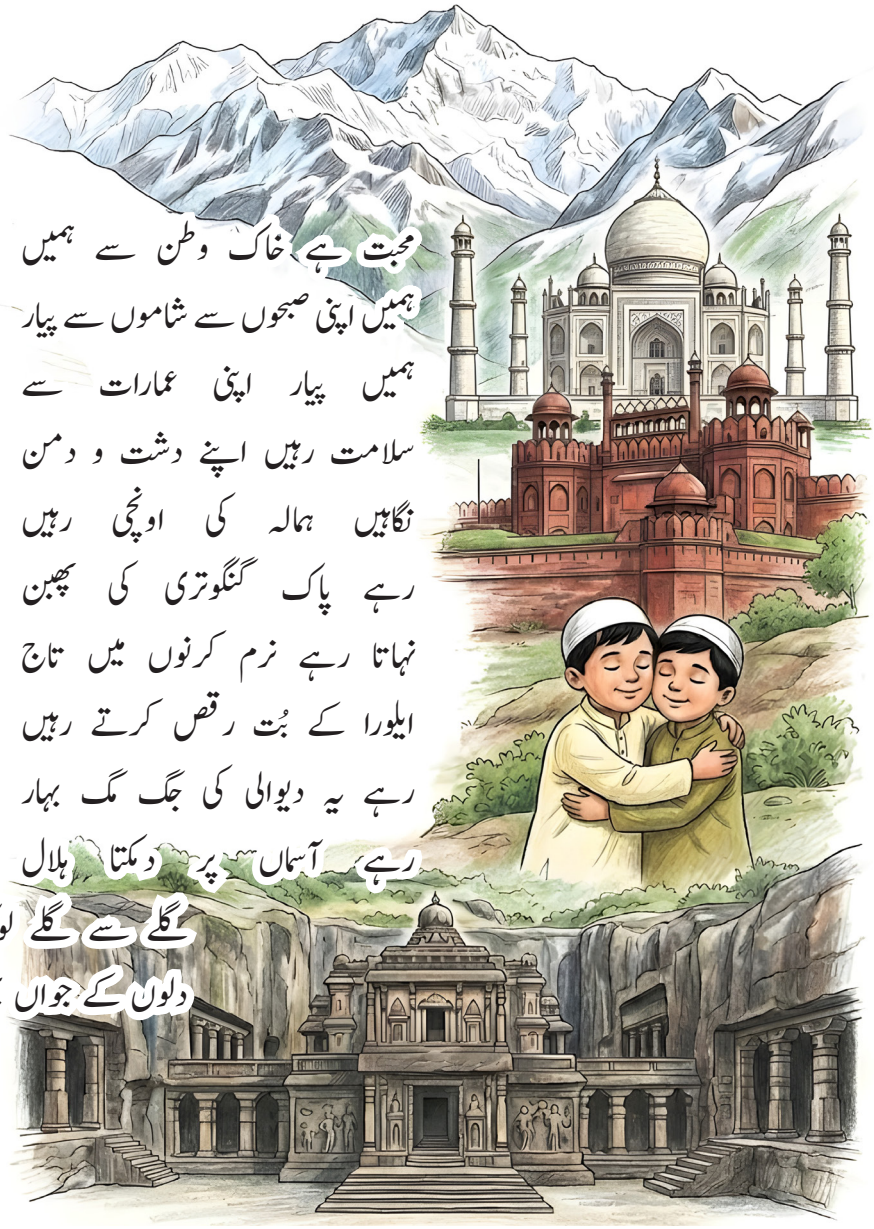
1۔ تصویر میں آپ کو کیا نظر آرہا ہے؟ اس کے متعلق چند الفاظ بولیے۔

2۔ یہ کن لوگوں کی تصویریں ہیں؟ آپ ان کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

3۔ ہمارے ملک میں کون کونسی فصلیں پیدا کی جاتی ہیں؟

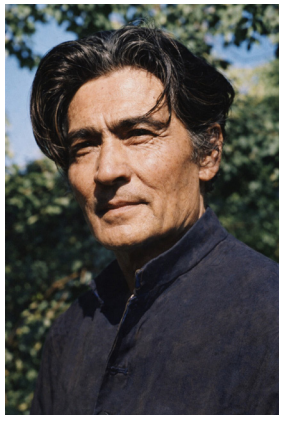
مقصد: بچوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنا، ہندوستانی تاریخی ورثہ سے واقف کروانا، بین مذہبی انسانی اقدار کے تئیں احترام کے جذبے کو فروغ دینا اس سبق کے اہم مقاصد ہیں۔

وطن کی شان



محبت ہے خاک وطن سے ہمیں — محبت ہے اپنے چمن سے ہمیں
ہمیں اپنی صبحوں سے شاموں سے پیار — ہمیں اپنے شہروں کے ناموں سے پیار
ہمیں پیار اپنی عمارات سے — ہمیں پیار اپنی روایات سے
سلامت رہیں اپنے دشت و دمن — رہے گنگناتا ہمارا گگن
نگاہیں ہمالہ کی اونچی رہیں — سدا چاند تاروں کو چھوتی رہیں
رہے پاک گنگوتری کی پھبن — مچلتی رہے زلف گنگ و جمن
نہاتا رہے نرم کرنوں میں تاج — رہے تا قیامت محبت کی لاج
ایلورا کے بُت رقص کرتے رہیں — حسیں غار تاروں سے بھرتے رہیں
رہے یہ دیوالی کی جگ مگ بہار — منڈیروں پہ جلتے دیوں کی قطار
رہے آسماں پر دمکتا ہلال — رہے عید کا مسکراتا جمال
گلے سے گلے لوگ ملتے رہیں
دلوں کے جواں پھول کھلتے رہیں

شاعر کا تعارف



تخلص / قلمی نام : اخترؔ
اصل نام : سید جاں نثار حسین رضوی
پیدائش : 1914ء گوالیار (مدھیہ پردیش)
وفات : 1976ء ممبئی
کتابیں : پچھلے پہر، تار گریباں، خاموش آواز، خاکِ وطن، سلاسل، گھر آنگن وغیرہ

خلاصہ

نظم کے لغوی معنی دھاگے میں موتی پرونے کے ہیں۔ اس نظم میں جاں نثار اختر وطن کی محبت میں ڈوب کر وطن کی شان میں گیت گاتے ہیں۔ وطن کی خاک ہمارے لیے سب کچھ ہے۔ وطن کی صبح وشام ہم کو بہت پسند ہے۔ یہاں کے شہروں کے نام، یہاں کی خوب صورت عمارتوں اور یہاں کی روایات سے ہمیں بہت پیار ہے۔

ہمارے وطن کے میدان، وادیاں، پہاڑ، یہاں کی زمین اور آسمان امن و امان کے گیت گاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوہ ہمالہ اپنا سینہ تانے چاند تاروں کی بلندی کو چھو رہا ہے۔ ہمارے وطن کے دریا گنگا، جمنا اور گنگوتری مچلتے لہراتے اور بل کھاتے ہوئے بہتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی نئی نویلی دلہن اپنی زلفیں لہرا رہی ہے۔

آخری پانچ اشعار میں شاعر اپنی تمنا ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے میرے وطن! تیرے تاج محل کی عظمت ہمیشہ ہمیشہ چمکتی رہے اور قیامت تک ہمارے دلوں میں تیری محبت و عظمت قائم رہے۔ تیرے دامن میں ایلورا کے بت رقص کرتے رہیں۔ ہمیشہ اتحاد و اتفاق کے دیے جگ مگ کرتے رہیں۔ تیرے ماتھے پر عید کا چاند خوشی سے مسکراتا رہے۔ میرے وطن میں تمام لوگ ہمیشہ آپس میں مل جل کر خوش رہیں۔

یہ کیجیے

سنیے - بولیے

(الف) دیے گئے سوالات کے جواب پڑھیے۔

1۔ اس نظم کو ترنم کے ساتھ پڑھیے۔

2۔ شاعر نے اشعار میں کس طرح اپنے وطن کی عظمت بیان کی ہے؟

3۔ آپ پڑھ لکھ کر کیا بنیں گے اور اپنے ملک کی کس طرح خدمت کریں گے؟

پڑھنا - سمجھنا

الف) ان اشعار کو مکمل کیجیے۔

نہاتا رہے نرم کرنوں میں تاج .....

ایلورا کے بُت رقص کرتے رہیں .....

رہے یہ دیوالی کی جگ مگ بہار .....

رہے آسمان دمکتا ہلال پر .....

ب) دیے گئے بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب میں لکھیے۔

(1) تا قیامت رہے لاج کی محبت _____

(2) ہمیں چمن سے اپنے محبت ہے _____

(3) رہے ہمارا گنگنا تا گگن _____

(4) مسکراتا عید کا رہے جمال _____

(5) پھول رہیں کھلتے دلوں کے جواں _____

(ج) حسبِ ذیل قطعہ کو غور سے پڑھیے۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔



اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ _____

املاک بھی، اولاد بھی، جاگیر بھی فتنہ _____

ناحق کے لیے اٹھے تو شمشیر بھی فتنہ _____

شمشیر ہی کیا نعرہ تکبیر بھی فتنہ _____

1۔ کیسی تعلیم کو فتنہ کہا گیا ہے؟

2۔ جب ہم تعلیم سے دور ہوتے ہیں تو کون کون سی چیز میں فتنہ ثابت ہو سکتی ہیں؟

3۔ نعرہ تکبیر سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

4۔ لفظ "شمشیر" کے معنی کیا ہیں؟

(د) ذیل میں ہندوستان کے 4 تاریخی مقامات کے نام دیے گئے ہیں۔ ہر تاریخی مقام سے متعلق کم از کم دو جملے لکھیے۔

(1) تاج محل (2) ایلورا (3) قطب مینار (4) چار مینار



از خود لکھنا

(الف) دیے گئے سوالات کے تین (3) یا چار (4) جملوں میں جواب لکھیے۔

1۔ وطن کی شان، نظم میں آپ کو کون سا شعر پسند آیا اور کیوں؟

2۔ کون سا تہوار آپ کو پسند ہے اور کیوں؟

3۔ نظم وطن کی شان میں کن مقامات کا ذکر کیا گیا ہے؟

4۔ اتحاد میں اتفاق ہے اس جملے کا مطلب کیا ہے؟

(ب) دیے گئے سوالات کے آٹھ (8) یا دس (10) جملوں میں جواب لکھیے۔

1۔ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ ہندوستان کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک مختصر مضمون لکھیے۔



لفظیات

الف) دیے گئے خط کشیدہ الفاظ کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

مثال: محبت ہے خاکِ وطن سے ہمیں

خاک = مٹی : سڑکوں پر خاک اُڑ رہی ہے۔

1۔ ایلورا کے بُت بہت مشہور ہیں۔ بت = _____

2۔ مصیبت میں دوسروں کی مدد کریں۔ مصیبت = _____

3۔ مجھے مدرسے سے غیر حاضر رہنا گوارا نہیں۔ گوارا = _____

4۔ خالد کی کامیابی کی اطلاع پا کر میں مسرت سے جھوم اٹھا۔ مسرت = _____

ب) دیے گئے الفاظ کی جوڑ ملائیے مرکب الفاظ بنائیے۔

1)	دشت و	(الف)	الم
2)	گنگو	ب)	سحر
3)	رنج و	(ج)	جمن
4)	شام و	(د)	دمن

(ج) دیے گیے الفاظ کی مترادفات نظم میں تلاش کر کے لکھیے۔

فلک : _____ دیس : _____

جنگل : _____ حُسن : _____

گلستان : _____

د) دیے گئے الفاظ میں اس کی ضد پر دائرہ بناتے ہوئے خالی جگہوں میں لفظ لکھیے۔

1۔	اجالا	:	چمک	اندھیرا	روشنی
2۔	مصیبت	:	تکلیف	غم	خوشی
3۔	اونچی	:	اوپری	نیچی	گہرائی
4۔	بجھاتی	:	جلاتی	اٹھاتی	سجاتی
5۔	اوپر	:	برابر	درمیان	نیچے


تخلیقی اظہار


1۔ وطن کی مٹی ہمارے لیے سب کچھ ہے۔ آپ ایک اچھے طالب علم بن کر اپنے وطن کا نام کیسے روشن کر سکتے ہیں؟

2۔ نظم میں گنگا، جمنا اور گنگوتری جیسی ندیوں کا ذکر ہے۔ اپنے ملک کے دریاؤں کو صاف رکھنے کے لیے آپ کیا طریقہ اپنائیں گے؟


توصیف


ہمالیہ پہاڑ کو "چاند تاروں کی بلندی کو چھوتا ہوا" کہا گیا ہے۔ شاعر کی اس خوبصورت تشبیہ کی تعریف اپنے الفاظ میں کریں۔


زبان شناسی



قواعد


جنس کی تعریف:

ایسا اسم جو یا تو مذکر (نر) ہوتا ہے یا مونث (مادہ) اسم کی جنس کہلاتا ہے۔ اسم کے مذکر یا مونث ہونے کو تذکیر و تانیث کہتے ہیں۔

جنس کی دو قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ 1۔ جنس حقیقی 2۔ جنس غیر حقیقی

جنس حقیقی کی پہچان

جان دار اسموں کی تذکیر و تانیث کو جنسِ حقیقی کہتے ہیں۔

مثلاً: گھوڑا-گھوڑی، مرد-عورت، بکرا-بکری وغیرہ۔

✵ جنسِ حقیقی میں تذکیر و تانیث کے طریقے

(1) جن اسموں کا آخری حرف الف یا ہ ہوتا ہے وہ اسم عموماً مذکر ہوتے ہیں۔

ایسے اسموں کے آخری حرف الف یا ہ کو یائے معروف (ی) سے بدل کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مثلاً: لڑکا-لڑکی، گھوڑا-گھوڑی، بندہ-بندی، شاہ زادہ-شاہ زادی وغیرہ۔

(2) چند مذکر اسموں کے آخر یائے معروف (ی) بڑھا کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مثلاً: برہمن-برہمنی، ہرن-ہرنی، کبوتر-کبوتری وغیرہ۔

(3) چند مذکر اسموں کے آخری حرف کو ن سے بدل کر یا آخری حرف کے آگے ن بڑھا کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مثلاً: دھوبی-دھوبن، ناگ-ناگن، جوگی-جوگن، چمار-چمارن وغیرہ۔

(4) چند مذکر اسموں کے آخری حرف کو حذف کر کے نی یا انی بڑھا کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مثلاً: اونٹ-اونٹنی، مہتر-مہترانی، شیر-شیرنی، استاد-استانی وغیرہ

(5) چند مذکر اسموں کے آخر یا بڑھا کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مثلاً: بندر-بندریا

اگر مذکر کا آخری حرف الف ہو تو اس سے پہلے ی بڑھا کر مونث بنایا جاتا ہے۔

مثلاً: کتا-کتیا، چوہا-چوہیا، چڑا-چڑیا وغیرہ

(6) غیر زبانوں کے مذکر اور مونث بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔

مثلا: بیگ-بیگم، خان-خانم وغیرہ

(7) عربی زبان کے مذکر لفظ کے آخری حرف کے بعد ہ بڑھا کر مونث بنالیا جاتا ہے۔

مثلاً: والد-والدہ، سلطان-سلطانہ، محترم-محترمہ وغیرہ۔

(8) بعض لفظ مونث سے مذکر بنتے ہیں۔

مثلاً: بھینس-بھینسا، ساس-سُسر وغیرہ

الف) دیے گئے الفاظ میں جنس کی تذکیر و تانیث کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھیے۔

✵ ساس	.....	✵ جوگی	.....	✵ کُتیا	.....
✵ شیر	.....	✵ مہتر	.....	✵ توتی	.....
✵ ناگ	.....	✵ محترمہ	.....	✵ دھوبن	.....
✵ مُرغا	.....				

ب) دیے گئے الفاظ کی تانیث لکھیے۔

★	لڑکا	★	چڑا	★	گدھا		
★	چمار	★	بھینسا	★	بندہ		
★	سلطان	★	والدہ	★	چوہا		
★	مکڑا						

(ج) درج ذیل مذکر و مونث کا مذکر کے صحیح لفظ کی نشاندہی کیجیے۔

1۔	دھوبی :	(A)دھونی	(B)دھوبن	(C)دھلائی	(D)دھوئی	( )
2۔	اونٹ :	(A)اونٹنی	(B)اٹنی	(C)اونٹانی	(D)اٹونی	( )
3۔	ہرنی :	(A)ہارون	(B)ہرن	(C)ہران	(D)ہارن	( )




منصوبہ کام

1۔ ہندوستان کی مشہور تاریخی عمارتوں کی تصویریں اکٹھا کر کے ایک چارٹ پر چسپاں کیجیے اور کمرہ جماعت میں آویزاں کیجیے۔




کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں

1۔	میں اس نظم کو ترنم کے ساتھ پڑھ سکتا ہوں / پڑھ سکتی ہوں۔	(ہاں / نہیں)
2۔	نظم پڑھ کر اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا ہوں / کر سکتی ہوں	(ہاں / نہیں)
3۔	نظم پڑھنے کے بعد میں ہندوستان کی عظمت اپنے الفاظ میں بیان کر سکتا ہوں / سکتی ہوں	(ہاں / انہیں)
4۔	اس نظم سے ماخوذ سوالات کے جواب دے سکتا ہوں / دے سکتی ہوں	(ہاں / نہیں)



اساتذہ کے لیے ہدایات

1۔ طلبہ کو نظم ترنم سے خوش الحانی سے پڑھنا سکھائیں۔

2۔ طلبہ میں قومی یکجہتی کے جذبے کو فروغ دینے والے واقعات سنائیں۔

پڑھیے لطف اٹھایئے

حضرت شیخ سعدیؒ کی کہانیاں

آرام کی قدر

ایک بادشاہ کچھ درباریوں اور چند غلاموں کے ساتھ کشتی میں بیٹھا دریا کی سیر کر رہا تھا۔ ان غلاموں میں ایک عجمی غلام بھی تھا جو پہلے کبھی کشتی میں نہیں بیٹھا تھا، وہ غلام ڈوب جانے کے ڈر سے کانپتے ہوئے رو رہا تھا۔ بادشاہ کو اس کا رونا ناگوار گزرا۔ اس نے حکم دیا کہ





چپ ہو جا لیکن عجمی غلام پر خوف طاری تھا۔ اس نے بادشاہ کے حکم پر توجہ نہ دی۔

کشتی میں ایک دانا شخص بھی سوار تھا۔ اس نے عجمی غلام کی حالت دیکھی تو بادشاہ سے کہا کہ عالم پناہ! اگر اجازت دیں تو یہ خاکسار اُس غلام کا رونا ابھی بند کروا دیگا۔

بادشاہ نے اجازت دے دی۔ اس دانا شخص نے دوسرے غلاموں سے کہا کہ وہ اس غلام کو اٹھا کر دریا میں پھینک دیں۔ اُس کو دریا میں پھینک دیا۔ جب وہ دو چار غوطے کھا چکا تو دانا شخص نے غلاموں سے کہا اب اسے دریا سے نکال کر کشتی میں سوار کرا دیں۔ چناں چہ غلاموں نے اس کے سر کے بال پکڑ کر کشتی میں کھینچ لیا۔ وہ اب نہیں رو رہا تھا بلکہ بالکل خاموش اور پر سکون ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد بادشاہ نے حیران ہو کر اس دانا شخص سے پوچھا کہ ایک ڈرے ہوئے شخص کو دریا میں پھنکوا دینے میں کیا بھلائی تھی اور یہ بات زیادہ حیران کن ہے کہ اب وہ خاموش اور سکون سے بیٹھا ہوا ہے۔ دانا شخص نے جواب دیا "حضور والا! اس نے دریا میں کبھی غوطہ نہیں کھایا تھا۔ غوطہ کھانے کی تکلیف اٹھائی تو آرام کی قدر جانی۔ جس نے تکلیف نہ دیکھی ہو وہ آرام کی قدر کیا جانے۔"

نصیحت: جس نے کبھی تکلیف نہیں دیکھی اسے آرام کی قدر و قیمت معلوم نہیں ہوتی۔

ایک عالم اور ملاح



وہ ایک عالم کشتی میں سوار ہوا۔ اُسے اپنے علم پر بہت گھمنڈ تھا۔ اس نے ملاح سے پوچھا "اے ملاح! کیا تو پڑھا لکھا بھی ہے؟" ملاح نے کہا نہیں صاحب۔ عالم نے کہا افسوس، تیری آدھی عمر برباد ہو گئی۔ یہ سن کر ملاح کو دکھ بھی ہوا اور غصہ بھی آیا کہ عالم اس کا مذاق اڑا رہا ہے مگر وہ اس وقت خاموش رہا تھوڑی دیر بعد کشتی تیز ہواؤں کی وجہ سے بھنور میں پھنس گئی۔

اُس وقت ملاح نے عالم سے پوچھا صاحب! کیا آپ تیرنا جانتے ہیں؟ عالم نے بھنور کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے کہا "نہیں ملاح! مجھے تیرنا نہیں آتا۔

ملاح بولا "افسوس صاحب! آپ کی تو ساری عمر بے کار گئی، کیوں کہ کشتی اب ڈوبنے والی ہے"۔

نصیحت: کسی بھی شخص کو حقیر و کمزور نہ سمجھیں۔ ہر شخص میں کوئی نہ کوئی صلاحیت ہوتی ہے۔

4۔ بیربل کی دانائی

J5E7B4

اکتسابی نتائج:

- کہانی / مضمون پڑھنا، عقلمندی اور ذہانت سے حالات کا مقابلہ کیسے کرنا سیکھیں گے۔(CG1)
- کہانی / عبارت کو سمجھتے ہوئے ذہانت سے حاضر جوابی دینا اور ہوشیاری کو اپنے خیالات کا اظہار کرسکتے ہیں۔ (CG2)
- بیربل کی دانائی کو اپنے الفاظ میں بیان کر پائیں گے اور لکھ سکیں گے۔ (CG3)
- دلچسپ اور نصیحت آموز دوسری کہانی معلوم کر کے طلبہ دانش مندی، حاضر دماغی صلاحیتوں کو فروغ دیں گے۔(CG4)
- جنس غیر حقیقی کو اور اس کے مذکر و مونث کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔(CG5)

سوچیے اور بولیے



1۔ تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور ان تصویروں کے متعلق بولیے۔

2۔ ان تصاویری کہانی کو اپنے الفاظ میں بولیے۔

3۔ آپ کے خیال میں عقل بڑی ہے یا طاقت؟ بولیے۔

مقصد: دلچسپ اور نصیحت آموز کہانیوں سے بچوں میں ذوق سلیم پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اخلاق، کردار اور اچھی عادات فروغ پاتی ہیں۔ اس کہانی کو پڑھنے، سمجھنے اور سبق حاصل کرنے کے بعد طلبہ میں دانش مندی، حاضر دماغی جیسی صلاحیتیں فروغ پاسکتی ہیں۔ یہ اس سبق کے اہم مقاصد ہیں۔

بیربل کی دانائی

ہمارے ملک ہندوستان میں مغلیہ خاندان کا ایک مشہور بادشاہ گزرا ہے۔ جس کا نام جلال الدین محمد اکبر تھا۔ اس کے دربار میں ذہین اور دانش مند وزرا موجود تھے۔ ان میں نو لوگ زمانے بھر میں مشہور تھے۔ انھیں "نورتن" کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک رتن بیربل تھے۔ وہ دربار اکبری میں ہم نجومی، اکبر کے اہم مشیر اور سپہ سالار کی حیثیت رکھتے تھے چونکہ عقل مند، ظریف اور دوراندیش وزیر تھے اس لیے اکبر نے ان کو ملک الشعرا کے خطاب سے نوازا تھا۔ بیربل کا اصل نام مہیش داس تھا۔ ذات کے بھاٹ تھے اور 1528ء کو سدھی (پٹاپرا) مدھیہ پردیش میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد امیروں اور رئیسوں کی محفلوں میں دوہے اور اشلوک راگ میں گا کر سنایا کرتے تھے اور یہی ان کا ذریعہ معاش بھی تھا۔ بیربل کو بھی یہ ہنر وراثت میں ملا تھا۔ بیربل ابھی بچے تھے کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا



۔ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ بیربل نہ صرف ذہین تھے بلکہ خوش شکل اور بہترین آواز کے مالک بھی تھے۔ بیربل کی راگ راگنیاں اور اشعار سننے کے لیے لوگ کثیر تعداد میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔

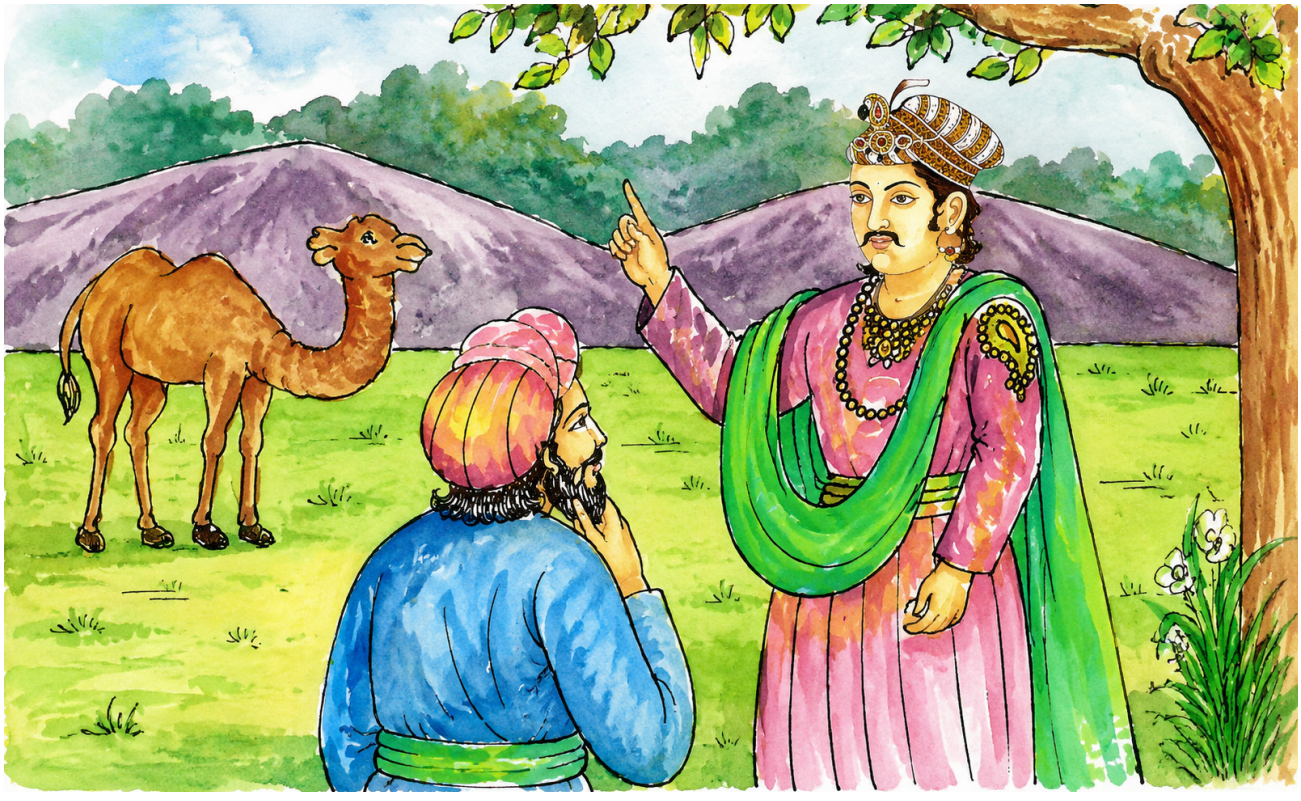
بیربل ابھی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ ان کے والد بھی ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ وہ اداس ہو گئے، سدھی میں اب ان کا دل

نہیں لگتا تھا۔ وہ تنہائی سے گھبرا کر لاہور چلے آئے اور برہمنوں کے حلقہ تدریس میں شامل ہو گئے۔ جب اس آشرم کے پنڈت جی کو پتہ چلا کہ بیربل ذات کے بھاٹ ہیں تو انھوں نے بیربل کو اپنے آشرم سے نکال دیا۔ بیربل لاہور سے دہلی چلے آئے۔ دہلی میں جب ان کی دانائی اور ذہانت کے چرچے ہونے لگے تو اکبر نے بیربل کو اپنے دربار میں ملازم رکھ لیا۔ بیربل ہی واحد ہندو تھے جنھوں نے اکبر کا مذہب دینِ الٰہی قبول کیا تھا۔

بیربل اکبر اعظم کے کامیاب سپہ سالار مانے جاتے تھے۔ 1586ء میں جنوب مغربی ہندوستانی علاقے میں افغانوں نے بغاوت کر دی تو اکبر نے بیربل کی سرپرستی میں فوجی کمک بھیجی دونوں فریقوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔

افغانی باغیوں نے بیربل کی فوج کو زبردست گھیرے میں لے کر بھاری نقصان پہنچایا۔ جس کی وجہ سے تقریباً 8000 سپاہیوں کے ساتھ ساتھ بیربل بھی مارے گئے۔ اس طرح 16 فروری 1586ء میں 58 سال کی عمر میں بیربل کا دیہانت ہو گیا۔

بیربل نہایت شوخ اور حاضر جواب تھے۔ انھوں نے آتے ہی دربار میں اپنی شوخیوں کے پھول کھلانے شروع کر دیے۔ اس طرح جلد ہی اکبر کی آنکھوں کا تارا بن گئے اور اکبر اعظم نے بیربل کو اپنے نورتن وزراء میں شامل کر لیا۔



ایک دفعہ بیربل کی کسی بات پر خوش ہو کر اکبر اعظم نے ان کو انعام کے طور پر جاگیر دینے کا وعدہ کر لیا۔ جب کافی عرصہ گزر گیا اور جاگیر نہیں ملی تو بیربل نے ایک دن موقع دیکھ کر اکبر بادشاہ کو جاگیر کا وعدہ یاد دلایا مگر بادشاہ نے توجہ نہیں دی۔ کچھ دنوں بعد بیربل اور بادشاہ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک اونٹ دکھائی دیا۔ اکبر کو مذاق سوجھا۔ اس نے اونٹ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے

بیر بل سے پوچھا بیر بل بتاؤ! اونٹ کی گردن ٹیڑھی کیوں ہوتی ہے؟ بیر بل جاگیر کے بارے میں کئی دفعہ اکبر کو یاد دہانی کرا چکے تھے، موقع پاتے ہی فوراً بولے "حضور! اس نے بھی کسی کو جاگیر دینے کا وعدہ کیا ہو گا۔ اکبر بیر بل کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا اور بیر بل کو ایک بڑی جاگیر عطا کر دی۔

ایک دفعہ کسی درباری نے اکبر اعظم سے کہا "جہاں پناہ! بیر بل اگرچہ عقل مند آدمی ہے مگر خاک سار کو بھی ایک موقع عنایت فرمائیں تو شاید آپ کا یہ نمک خوار بیر بل سے زیادہ اچھا کام کرے گا اور زیادہ حاضر جوابی اور ہنر مندی کا ثبوت دے گا۔ اکبر نے کہا اس میں شک نہیں کہ تم ایک قابل، پڑھے لکھے اور سمجھ دار آدمی ہو لیکن میرے خیال میں شاید تم بیر بل کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ درباری نے اصرار کیا تو اکبر نے کہا "اچھا اس کا فیصلہ دربار میں ہو جائے گا کہ تم بیر بل کی جگہ لینے کے اہل ہو یا نہیں، ساتھ ہی تمہاری عقل مندی اور حاضر جوابی کا امتحان بھی ہو جائے گا"۔

چنانچہ دوسرے دن دربار میں اکبر اعظم نے اس درباری سے ایک عجیب و غریب سوال کیا کہ "بتاؤ! اس وقت جو لوگ دربار میں بیٹھے ہیں ان کے دلوں میں کیا ہے؟"

درباری اکبر کا یہ سوال سن کر سٹ پٹا گیا اور کہنے لگا 'حضور! یہ میں کیسے جان سکتا ہوں کہ ان سب کے دلوں میں کیا ہے اور وہ اس وقت کیا سوچ رہے ہیں؟ کسی کے دل کا حال معلوم کرنا تو ناممکن ہے۔ اکبر نے وہی سوال بیر بل سے کیا بیر بل! کیا تم بتا سکتے ہو اس وقت یہاں موجود لوگوں کے دلوں میں کیا ہے؟"

بیر بل نے فوراً کہا "جی ہاں! کیوں نہیں! یہاں موجود سب کے دلوں میں یہی بات ہو گی کہ مہابلی کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے۔ اگر یقین نہ ہو تو حضور ان سے دریافت کر سکتے ہیں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ"۔

بیر بل کا یہ دانش مندانہ جواب سن کر تمام درباری ہنسنے لگے اور اکبر بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔




یہ کیجیے




سنیے - بولیے

(الف) ذیل کے سوالوں کے جواب اپنے الفاظ میں دیجیے۔

1۔ سبق میں موجود بیر بل کی ذہانت کا ایک واقعہ بیان کیجیے۔

2۔ بیر بل کا بچپن کیسے گزرا؟

3۔ درباری اکبر اعظم کے کس سوال پر سٹ پٹا گئے؟

4۔ اگر آپ بیر بل ہوتے تو اکبر اعظم کے سوال کا کیا جواب دیتے؟



پڑھنا - سمجھنا



(الف) ذیل کا اشتہار غور سے پڑھیے اور سوالات کے جواب لکھیے۔

اشتہار

علامہ اقبال کی یوم پیدائش 9 / نومبر کے موقع پر ملک گیر سطح پر ایک عظیم الشان مشاعرہ 9 / نومبر بہ روز اتوار بعد نماز مغرب پی ڈبلیو ڈی میدان، شہر وجے واڑا میں منعقد کیا گیا ہے جس میں ملک کے نام ور شعرا شرکت کریں گے اور اپنا کلام سنائیں گے۔ مرحوم شعرا راحت اندوری، ساغر جیدی، یوسف صفی اور شکیل احمد شکیل کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ علمی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت کی جانب سے اعزازات پانے والے نوجوان شعرا کی گل پوشی اور شال پوشی کی جائے گی۔ محبانِ اردو سے گزارش ہے کہ شرکت فرما کر پروگرام کامیاب کریں۔

داعی

صدر انجمن ترقی اردو

وجے واڑہ، ریاست آندھرا پردیش

سوالات:

1۔ مشاعرہ کس موقع پر منعقد کیا جارہا ہے؟

2۔ یہ اشتہار کس کی جانب سے ہے؟

3۔ خراج عقیدت کن مرحوم شعرا کو پیش کی جائے گی؟

4۔ گل پوشی کن حضرات کی اور کس سلسلے میں کی جائے گی؟

(ب) ذیل میں دیے گئے مکالمے پڑھیے۔ یہ مکالمے کس نے کس سے کہے؟ قوسین میں جواب لکھیے۔

1۔ بیربل! اونٹ کی گردن ٹیڑھی کیوں ہوتی ہے؟ ( )

2۔ جہاں پناہ! بیربل اگرچہ عقل مند ہے مگر خاک سار کو بھی ایک موقع عنایت فرمائیں۔ ( )

3۔ اس میں شک نہیں کہ تم قابل اور سمجھ دار ہو۔ ( )

4۔ مہابلی کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے۔ ( )

(ج) دیے گئے الفاظ کی مدد سے سوالیہ جملے تشکیل دیجیے۔

مثال: دانش مند: کمرہ جماعت میں دانش مند لڑکا کون ہے؟

1۔ وقت : .....

2۔ دولت مند: .....

3۔ اداس : .....

4۔ آشرم : .....

5۔ انتظار : .....

(د) مندرجہ ذیل سوالوں کا صحیح جواب منتخب کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ مغلیہ خاندان کا مشہور بادشاہ ہے۔ ( )

(A) قلی قطب شاہ (B) جلال الدین اکبر (C) عادل شاہ (D) علاؤالدین

2۔ اکبر کے دربار میں وزرا کو کیا نام دیا گیا تھا؟ ( )

(A) نورتن (B) دس رتن (C) چار رتن (D) رتن ویر

3۔ اکبر نے بیربل کو کس خطاب سے نوازا تھا؟ ( )

(A) شعرائے اعظم (B) مہاشاعر (C) ملک الشعراء (D) عظیم شعراء

4۔ بیربل کا اصل نام کیا تھا؟ ( )

(A) رمیش (B) سریش داس (C) رکیش (D) مہیش داس

5۔ "دانائی" مضمون کا موضوع کیا ہے؟ ( )

(A) دانش مندی (B) حب الوطنی (C) سیرت (D) علم کی اہمیت



از خود لکھنا



الف) دیے گئے سوالات کے جواب چار یا پانچ جملوں میں لکھیے۔

1۔ بیربل کی موت کیسے واقع ہوئی تفصیل سے لکھیے؟

2۔ بیربل نے تعلیم کہاں حاصل کی اور کیسے وہ آگے چل کر تعلیم سے محروم ہو گئے؟

3۔ اکبر نے بیربل کو اپنے نورتن میں کن خوبیوں کی وجہ سے شامل کیا؟.3

4۔ پنڈت جی نے بیربل کو آشرم سے کیوں نکال دیا؟

ب) دیے گئے سوالات کے جواب 8 یا 10 جملوں میں لکھیے۔

1۔ بیربل کی دانائی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ بیربل کی کوئی کہانی لکھیے جو آپ اپنے اساتذہ یا بزرگوں سے سن چکے ہیں۔



لفظیات



(الف) ذیل کے جملوں میں مترادف الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے خط کشید کیجیے۔

مثال: بادل کالے ہیں، بال سیاہ ہیں۔

1۔ بیربل ذہین اور ہوشیار وزیر تھا۔

2۔ بیربل باپ کی محبت اور شفقت کا تنہا وارث تھا۔

3۔ بارش سے فصلیں ہری ہیں۔ برسات سے تالاب بھرے ہیں۔

4۔ قدیم سکے جمع کرو۔ پوسٹل اسٹامپ اکٹھا کرو۔

(ب) جدول میں دیے گئے حروف کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

ق	آ	م	ب
ر	ل	ا	ت
د	ج	ن	ش

مثال: پھلوں کا راجہ آم

1۔ تجارت کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟ .....

2۔ مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے؟ .....

3۔ ہم کس سے لکھتے ہیں؟ .....

4۔ جسم میں خون کو پمپ کرنے والا عضو ہے؟ .....

5۔ بارش سے پہلے آسمان کس سے گھرا رہتا ہے؟ .....

(ج) ان الفاظ کے معنی کی مناسبت سے جوڑ ملایئے۔

1۔ بھاٹ	( )	A.	عقل مندی
2۔ اصرار	( )	B.	عاجز
3۔ سلطنت	( )	C.	ایک سماجی فرقہ
4۔ دانش مندی	( )	D.	کسی بات پر ضد کرنا
5۔ شفقت	( )	E.	حکومت
6۔ خاکسار	( )	F.	محبت

(د) مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے اور ان سوالوں کے جواب دیجیے۔

صبح کا وقت بہت خوشگوار ہوتا ہے۔ پرندے چہچہاتے ہیں اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ بچے صبح جلدی اٹھ کر اسکول کی تیاری کرتے ہیں۔ کسان اپنے کھیتوں کی طرف جاتے ہیں۔ ہمیں صبح جلدی اٹھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

سوالات:

1۔ صبح کا وقت کیسا ہوتا ہے؟

2۔ صبح کے وقت پرندے کیا کرتے ہیں؟

3۔ بچے صبح اٹھ کر کس چیز کی تیاری کرتے ہیں؟

4۔ کسان کہاں جاتے ہیں؟

5۔ ہمیں کون سی عادت ڈالنی چاہیے؟

تخلیقی اظہار

1۔ اگر اکبر بادشاہ آپ سے بھی یہی سوال پوچھتا کہ "درباریوں کے دلوں میں کیا ہے؟" تو آپ اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے کیا جواب دیتے؟

2۔ بیربل اپنی حاضر جوابی اور علم کی وجہ سے مشہور تھا۔ آپ اپنی پڑھائی اور روزمرہ زندگی میں حاضر جوابی اور عقل مندی کو کیسے بڑھا سکتے ہیں؟

توصیف

بیربل نے جواب دیا کہ "سب کے دل میں یہی بات ہے کہ مہابلی کی سلطنت ہمیشہ قائم رہے"۔ بیربل کی اس لاجواب اور دانا ترکیب کی تعریف کیجیے۔

زبان شناسی

قواعد

جنس غیر حقیقی

بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث کو جنس غیر حقیقی کہتے ہیں۔ جنس غیر حقیقی یا تو مذکر ہوتے ہیں یا مونث۔

ان کے مذکر کا مونث اور مونث کا مذکر نہیں ہوتا۔

مثلاً: پتھر-مذکر کتاب-مونث سمندر-مذکر ندی-مونث وغیرہ۔

جنس غیر حقیقی کی تذکیر و تانیث

جنسِ غیر حقیقی میں تذکیر و تانیث کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ پھر بھی چند اہم صورتیں اس طرح ہیں۔

1) بے جان اشیا کے نام جن کے آخر میں الف یا ہ یا ع ہوتا ہے اکثر مذکر ہوتے ہیں۔

مثلاً: گھڑا چولھا آٹا لوٹا-ڈبّہ حقّہ ہفتہ رسالہ-مطلع برقع مصرع وغیرہ

☆ عربی کے ایسے الفاظ جن کے آخر میں الف ہوتا ہے وہ مونث ہوتے ہیں۔

مثلاً: ادا فنا قضا حیا غذا وغیرہ

☆ فارسی کے چند الفاظ مونث ہوتے ہیں۔

مثلاً: صدا ہوا وغیرہ۔

☆ خالص سنسکرت کے الفاظ جو الف پر ختم ہوتے ہیں مونث ہوتے ہیں۔

مثلاً: گنگا جمنا سبھا جٹا وغیرہ

2) ایسے اسم جن کے آخر میں ی ہو عموماً مونث ہوتے ہیں۔
مثلا: گھڑی روٹی کشتی جوتی لیکن پانی گھی دہی موتی وغیرہ مذکر ہوتے ہیں۔

3) جن الفاظ کے آخر میں ت اور ٹ ہوتے ہیں ایسے اسم اکثر مونث ہوتے ہیں۔
مثلاً: عورت مورت نعمت دولت-چوکھٹ آہٹ لگاوٹ وغیرہ

4) دن اور مہینوں کے اسم مذکر ہوتے ہیں۔ صرف جمعرات مونث ہوتا ہے۔

5) تمام پہاڑوں کے نام مذکر ہوتے ہیں۔

6) تمام ستاروں اور سیاروں کے نام مذکر ہوتے ہیں۔ صرف زمین مونث ہے۔

7) دھاتوں اور قیمتی پتھروں کے نام مذکر ہوتے ہیں۔ صرف چاندی مونث ہے۔

8) تمام کتابوں کے نام مونث ہوتے ہیں۔

9) تمام نمازوں کے نام مونث ہوتے ہیں۔،

الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ جنس غیر حقیقی ہیں۔ ان الفاظ میں مذکر اور مونث کی نشاندہی کرتے ہوئے قوسین میں لکھیے۔

1۔ یہ میری کتاب ہے۔ ( )
2۔ شرمیلا بازار جا رہی ہے۔ ( )
3۔ دھوبی سفید کپڑے دھو رہا ہے۔ ( )
4۔ ہمالہ پہاڑ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑ ہے۔ ( )
5۔ احمد ندی میں کھیل رہا ہے۔ ( )

ب) دیے گئے غیر جنس حقیقی الفاظ کی درجہ بندی کرتے ہوئے نیچے جدول میں مذکر اور مونث والے خانوں میں درج کیجیے۔

پتھر ندی سمندر ہمالہ جمعہ جمعرات چاندی سونا
مغرب دولت کتاب عشاء قلم ٹوپی مریخ

مذکر	مونث

ج) ذیل میں جنس غیر حقیقی ہے اس کی نشاندہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

1۔ آدمی پتھر درخت چڑیا ( )
2۔ گدھا کتاب بندر توتا ( )
3۔ گھڑا عورت بکری گھوڑا ( )
4۔ لڑکا لڑکی ندی مرد ( )

منصوبہ کام



❋ ہندوستان کے مشہور حکمرانوں کے تصاویر میں جمع کیجیے اور انہیں چارٹ پر چسپاں کر کے کمرہ جماعت میں نمائش کیجیے۔

کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں



1۔ میں سبق روانی سے پڑھ سکتا/پڑھ سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)

2۔ سبق کو پڑھ کر اس کا خلاصہ بیان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)

3۔ اس کہانی سے ماخوذ سوالات کے جواب دے سکتا/سکتی ہوں۔ (ہاں نہیں)

4۔ جنس کی پہچان کر سکتا/کر سکتی ہوں۔ (ہاں/نہیں)

اساتذہ کے لیے ہدایات



1۔ اساتذہ کو چاہیے کہ اکبر اور بیربل کی مزید دلچسپ کہانیاں بچوں کو سنائیں۔

2۔ اسکول کے کتب خانے سے استفادہ کریں۔

پڑھیے لطف اٹھائیے



ملاوٹ مدار

ملاپور میں مدار نامی ایک بخیل تاجر رہتا تھا۔ اسے مال کمانے کی بے حد خواہش تھی۔ دولت جمع کرنے کے لیے کئی غلط راستے اختیار کرتا تھا۔ وہ بیچنے کی ہر چیز میں ملاوٹ کرتا، بیچتا اور پیسے خوب کماتا تھا۔ گاؤں والوں نے اسے "ملاوٹ مدار" کا نام دے رکھا تھا۔ اس کا ظلم اور زیادتی اتنی بڑھ گئی تھی کہ کوئی دوسرا تاجر وہاں نہیں رک سکتا تھا۔ گاؤں کے طاقت ور اور بااثر لوگوں کو رشوت دے کر ملاوٹ کی دھندے سے غریب عوام کی دولت لوٹ لیا کرتا تھا۔ غذائی اجناس میں ملاوٹ کی وجہ سے لوگوں کی صحت برباد ہو رہی تھی۔ گاؤں والوں نے کئی بار شکایت بھی کی مگر بااثر لوگوں سے تعلقات کی وجہ سے اس کے کالے کرتوت نظر انداز کر دیے جاتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ چند معزز اور بااثر لوگوں کے بچے بھی ملاوٹی اشیا کھانے کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ جب معاملہ ان کے گھروں تک پہنچا تو گاؤں میں ہنگامہ مچ گیا۔ پنچایت منعقد کی گئی اور ملاوٹ مدار کو قصوروار ٹھہرایا گیا۔ سزا کے طور پر اس کو 10 کوڑے لگانے کی سزا یا ایک کلو ملاوٹی گھی پینے کی سزا یا 10 ہزار جرمانے کا فیصلہ سنایا گیا۔

چوں کہ مدار انتہائی بخیل تھا اس لیے اس وہ کوڑے کھانے کے لیے تیار ہو گیا۔ 5 کوڑے ہی لگے تھے کہ مدار کی قوت جواب دینے لگی۔ اس نے پنچایت سے گزارش کی اور ایک کلو ملاوٹی گھی پینے پر راضی ہو گیا۔ تھوڑا گھی بھی پی نہیں پایا تھا کہ اس کو متلیاں ہونے لگیں تو اس نے پھر پنچایت سے گزارش کی کہ وہ 10 ہزار جرمانہ ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ بڑی مشکل سے روتا دھوتا جب دس ہزار ادا کر چکا تو اسے احساس ہوا کہ اس کی بخیلی نے اس کا بہت بڑا نقصان کیا تھا۔ اپنی بخیلی کے سبب اس نے کوڑے بھی کھائے، ملاوٹی گھی بھی پیا اور دس ہزار روپے بھی ادا کیے یعنی اسے تینوں سزائیں ملیں۔

عبرت حاصل کرنے کے بعد مدار نے ایمان داری سے تجارت کرنے کی ٹھان لی۔ جلد ہی وہ گاؤں میں ملاوٹ مدار کے بجائے ایمان دار مدار کہلایا جانے لگا۔

5۔ علم

B3I1Y5

اکتسابی نتائج:

- نظم ''علم'' کی اہمیت کو جانیں گے اور اپنے الفاظ میں بیان کریں گے۔(CG1)
- نظم ''علم'' پڑھ کر خلاصہ کو اپنے انداز میں بیان کریں گے۔ (CG2)
- کتب خانہ کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔ (CG3)
- شاعر شوکت علی خان، (فانی بدایونی) کے متعلق جانیں گے۔ (CG4)
- قواعد میں ''تعداد'' اور واحد جمع بتا سکیں گے اور لکھ سکیں گے۔(CG5)

سوچیے اور بولیے



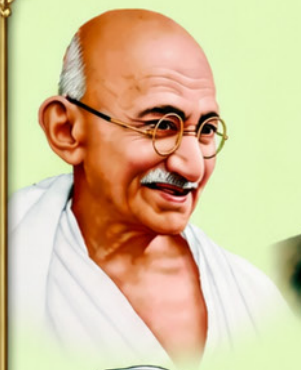
سوالات:

1۔ ان تصاویر میں آپ لوگوں کو کیا نظر آیا ہے؟ بولیے۔

2۔ کتب خانوں سے ہم کو کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟ بتایئے۔

3۔ علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے اور اس سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

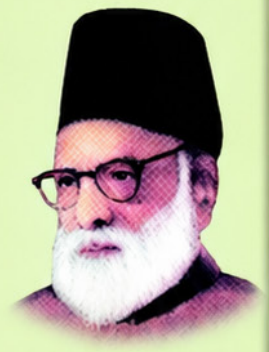
مقصد: اس نظم میں علم کی افادیت اور ضرورت بتائی گئی ہے۔ زندگی کامیاب طریقے سے کس طرح گزاری جاسکتی ہے، بتایا گیا ہے۔ دنیا کی ترقی کیسے ممکن ہے؟ بچوں کو واقف کروانا، علم و ادب کا ذوق پیدا کرنا، اس نظم کا اہم مقصد ہے۔







اے علم تری ذات سے دنیا کا بھلا ہے
دنیا ہی نہیں، دین کی بھی تجھ پہ بنا ہے
تو جس کے نہیں پاس، وہ انسان نہیں ہے
انساں کو شرف، علم سے خالق نے دیا ہے
تو ہے وہ خزانہ کہ جسے تو نہیں حاصل
گر شاہِ زماں بھی ہو تو مفلس ہے، گدا ہے
کھو یا نہیں جس نے تجھے جس وقت بھی پایا
بھولا نہیں، جس نے کہ تجھے سیکھ لیا ہے
تیرے ہی سبب سے ہے فلاطون کی یہ شہرت
رتبہ یہ ارسطو کو بھی تو نے ہی دیا ہے
کس خطۂ دنیا میں نہیں تیری حکومت
شاہوں کا سر آگے ترے ہر وقت جھکا ہے
گم راہ رہے خلق، اگر تو نہ ہو رہبر
گر تو نہ کہے، کس کو خبر، کون خدا ہے
ہے صنعت و حرفت میں بھی ممتاز وہی قوم
سو جان سے جو تیری اداؤں پہ فدا ہے
جس نے تجھے چھوڑا، وہ گیا دونوں جہاں سے
بے دین ہے، رسوائے زمانہ ہے، برا ہے
چکھ ذائقۂ علم خدا کے لیے فانی
ایسا تجھے کیا اپنی جہالت میں مزا ہے





شاعر کا تعارف



تخلص / قلمی نام : فانیؔ بدایونی

اصل نام : شوکت علی خان

پیدائش : 13 ستمبر 1879ء اسلام نگر، بدایون، اتر پردیش

وفات : 27 اگست 1941ء

کتابیں: : کلیات فانی، باقیات فانی

خلاصہ

اس غزل میں فانی بدایونی کہتے ہیں کہ علم حاصل کرنے سے نہ صرف دنیا بلکہ دین کا بھی بھلا ہوتا ہے۔ انسان کو انسان ہونے کا شرف صرف علم کی وجہ سے ملا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ بغیر علم کے وقت کا بادشاہ بھی فقیر کہلاتا ہے۔ افلاطون اور ارسطو کو عزت اور مقام علم کی وجہ سے ہی حاصل ہے۔ دنیا کے ہر علاقے پر صرف علم والوں کی حکومت ہوتی ہے۔ بڑے بڑے سلطان علم والوں کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔

علم کے بغیر ساری خدا کی مخلوق گم راہ ہو جائے گی اور علم نہ ہو تو انسان خدا کو بھی پہنچانے سے محروم ہو جائے گا۔ علم کی قدر کرنے والی قوم کے پاس ہی صنعت و حرفت کی دولت ہے۔ جس نے علم ترک کیا وہ دنیا اور دین دونوں سے محروم ہو جائے گا۔

مقطع میں شاعر نصیحت کرتا ہے کہ اے لوگو! اللہ کے لیے علم حاصل کرو، اس کا مزہ چکھو، جہالت میں کیوں گھرے ہوئے ہو، جہالت میں کیا رکھا ہے۔

یہ کیجیے

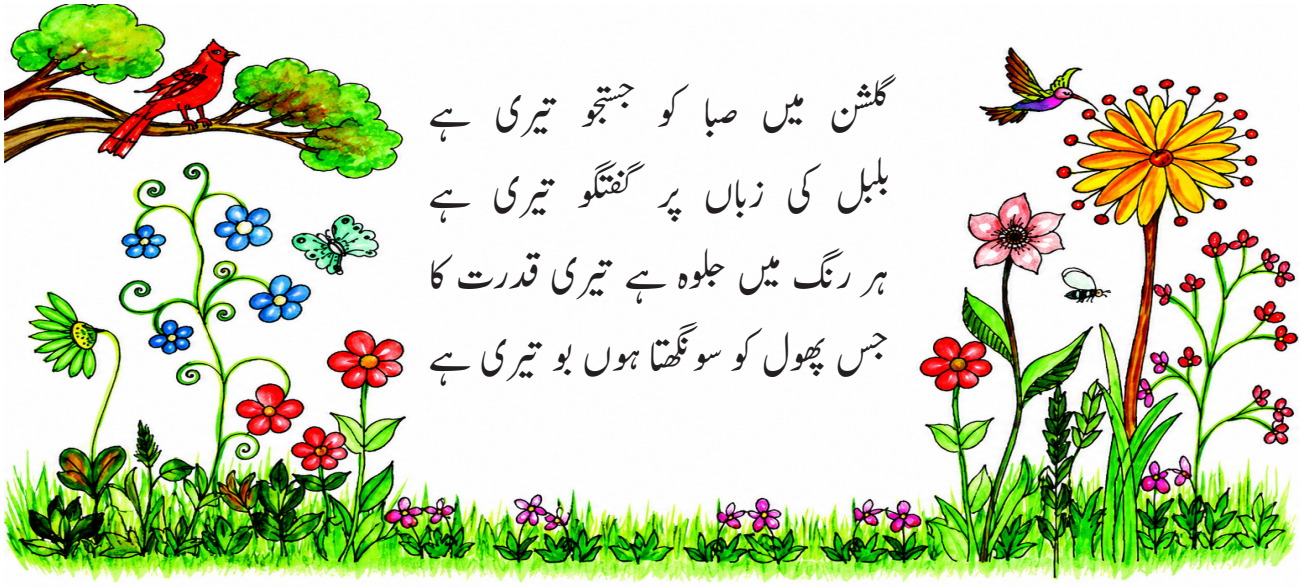
سنیے - بولیے

1۔ شاعر نے علم کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟

2۔ علم نہ ہونے والے انسان کے بارے میں شاعر نے کیا کہا ہے؟

3۔ شاعر کے مطابق قوم کب ممتاز بنتی ہے؟

الف) دی گئی رباعی غور سے پڑھیے اور سوالات کے جواب دیجیے۔



1۔ کتنے مصروں والی نظم کو رباعی کہتے ہیں؟
2۔ گلشن میں صبا کو کس کی جستجو ہے؟
3۔ کس کی زبان پر گفتگو ہو رہی ہے؟
4۔ ہر رنگ میں کس کا جلوہ ہے؟
5۔ رباعی کے آخری مصرعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

ب) دی گئی تشریحات سے تعلق رکھنے والے اشعار لکھیے۔

(i) علم ایسی ذات ہے جس سے نا صرف دنیا کا بھلا ہے بلکہ دین کا بھی بھلا ہے۔

....

(ii) اگر علم انسان کی رہبری نہ کرے تو انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ علم کے بغیر انسان کو خدا کی پہچان بھی نہ ہو گی۔

....

(iii) اگر وقت کے بادشاہ کے پاس علم کا خزانہ نہ ہو تو وہ مفلس اور فقیر کہلائے گا۔

....

(iv) دنیا کے ہر خطے میں علم کی حکومت ہے۔ علم کے آگے بادشاہوں کا سر بھی ہمیشہ جھکا رہتا ہے۔

....

(v) جس کے پاس علم نہیں ہوتا وہ انسان نہیں کہلاتا۔ اللہ نے صرف علم کی وجہ سے انسان کو انسان ہونے کا شرف بخشا ہے۔

....

ج) دیے گئے مصرعوں میں الفاظ کا املا غلط دیا گیا ہے۔ غلط املا والے الفاظ پر خط کشید کیجیے اور صحیح لفظ قوسین میں لکھیے۔

مثال: الم روشنی ہی روشنی ہے۔ (علم)

1۔ انسان ایک سماجی حیوان ہے۔ ( )

2۔ وقت کی قدر کرو۔ ( )

3۔ ہمارا ملک جمہوری ملک ہے۔ ( )

4۔ علم ایک قزانہ ہے۔ ( )

5۔ اکبر ایک عظیم بادشاہ ہے۔ ( )

د) خالی جگہوں کو پُر کرتے ہوئے مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1۔ اے علم تری ذات سے دنیا کا.....ہے ( )

2۔ دنیا ہی نہیں،.....کی بھی تجھ پہ بنا ہے ( )

3۔ انسان کو شرف علم سے.....نے دیا ہے ( )

4۔ گر.....بھی ہو تو مفلس ہے گدا ہے ( )

ہ) جوڑ ملایئے:

1۔ توریت	حضرت محمد مصطفیٰؐ
2۔ زبور	حضرت موسیٰ علیہ السلام
3۔ انجیل	حضرت داؤد علیہ السلام
4۔ قرآن مجید	حضرت عیسیٰ علیہ السلام

و) نظم میں موجود ردیف اور تمام قوافی کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھیے۔

_____ _____ _____ _____ _____

_____ _____ _____ _____ _____

ز) دی گئی رباعی پڑھیے اور ان سوالوں کے جواب لکھیے۔

غنچے ! تری زندگی پہ دل ہلتا ہے
بس ایک تبسم کے لیے کھلتا ہے
غنچے نے کہا اس چمن میں اے بابا
یہ ایک تبسم بھی کسے ملتا ہے

جوشؔ ملیح آبادی

سوالات:

1۔ اس رباعی کے شاعر کون ہیں؟
2۔ اس رباعی میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟
3۔ غنچہ کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟
4۔ شاعر کی بات پر غنچہ کیا جواب دیتا ہے؟


از خود لکھنا


الف) دیے گئے سوالات کے جواب چار یا پانچ جملوں میں لکھیے۔

1۔ علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟
2۔ افلاطون اور ارسطو کو کس وجہ سے دنیا میں شہرت ملی؟
3۔ کون سا خزانہ نہ ہونے کی وجہ سے بادشاہ بھی مفلس اور گدا ہو جاتا ہے؟

ب) دیے گئے سوالات کے جواب 8 یا 10 جملوں میں لکھیے۔

1۔ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
2۔ علم کی اہمیت پر چند جملے لکھیے۔
3۔ ایک عالم اور جاہل میں کیا فرق ہوتا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔


لفظیات


محاورے

ہر زبان میں الفاظ کی کچھ ایسی تراکیب ہوتی ہیں، جنھیں لفظی معنی کے بجائے دوسرے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے اور جن میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ ایسی تراکیب کو **محاورہ** کہا جاتا ہے۔

	محاورہ		معنی
1۔	نو دو گیارہ ہونا	=	بھاگ جانا

2۔ ناک کٹنا = رسوا ہونا

3۔ مکھیاں مارنا = بے کار وقت گزارنا

4۔ دُم دبا کر بھاگنا = مقابلہ چھوڑ دینا

5۔ عَش عَش کرنا = تعریف کرنا

الف) مندرجہ بالا محاوروں کو جملوں میں استعمال کرتے ہوئے جملے لکھیے۔

مثال: حضرت علیؓ کی بہادری پر لوگ عَش عَش کرتے ہیں۔

1۔ .....

2۔ .....

3۔ .....

4۔ .....

ب) جدول میں دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں جملے تشکیل دیجیے۔

علم	رتبہ	کھویا	دین
شہرت	انسان	افلاطون	دنیا
خزانہ	مفلس	حاصل	گدا
سبب	ارسطو	پایا	بھولا

مثال: افلاطون اور ارسطو کو علم کی وجہ سے دنیا میں شہرت ملی۔

_____

_____

_____

ج) دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے۔

1۔ شاہ x .....

2۔ عالم x .....

3۔ عزت x .....

4۔ بھلا x .....

5۔ رہبر x .....

6۔ آگے x .....

تخلیقی اظہار

1۔ علم کے بغیر انسان، انسان نہیں رہتا۔ آپ کے خیال میں ایک پڑھے لکھے انسان کا رویہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے؟

2۔ شاعر نے علم کو ایک ایسا "خزانہ" کہا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آپ اس انمول خزانے کو حاصل کرنے کے لیے روزانہ اپنے اسکول اور گھر میں کیا محنت کرتے ہیں؟

توصیف

شاعر نے افلاطون اور ارسطو جیسے بڑے دانشمندوں کی شہرت اور رتبے کی وجہ بھی علم کو ہی قرار دیا ہے۔ شاعر کے اس موازنے اور اندازِ بیان کی خوبصورتی کو اپنے الفاظ میں سراہیے

زبان شناسی

قواعد

اسمِ خاص صرف ایک ہوتا ہے لیکن اسم عام ایک بھی اور ایک سے زائد بھی ہوتے ہیں۔ اسی ایک یا ایک سے زائد ہونے کو تعداد کہتے ہیں۔ ایک کو واحد اور ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔

واحد سے جمع بنانے کے طریقے

(1) اگر واحد مذکر الفاظ کے آخر میں الف یاہ ہو تو ایسے الفاظ کو یائے مجہول (ے) سے بدل کر جمع بنایا جاتا ہے۔

جیسے: پردہ-پردے، بکرا-بکرے، لڑکا-لڑکے وغیرہ۔

(2) اگر واحد مونث الفاظ کے آخر میں پائے معروف (ی) ہو تو ایسے الفاظ کو اں کا اضافہ کرتے ہوئے جمع بنائی جاتی ہے۔

جیسے: لڑکی-لڑکیاں، کرسی-کرسیاں، گھوڑی-گھوڑیاں وغیرہ۔

(3) اگر واحد مونث الفاظ کے آخر میں الف ہو تو ایسے الفاظ کے آخر میں ئیں کا اضافہ کرتے ہوئے جمع بنائی جاتی ہے۔

جیسے: گھٹا-گھٹائیں، سبھا-سبھائیں، ہوا-ہوائیں وغیرہ۔

(4) اگر واحد مونث اسموں کے آخر میں یا ہو تو ایسے الفاظ کے آخر میں صرف ں کا اضافہ کرتے ہوئے جمع بنائی جاتی ہے۔

جیسے: گڑیا-گڑیاں، چڑیا-چڑیاں وغیرہ۔

(5) جن واحد مذکر اسموں کے آخر میں الف یاہ نہیں ہوتی ایسے اسموں کی واحد اور جمع میں ایک ہی صورت ہوتی ہے۔

جیسے: میرا بھائی-میرے بھائی، بیل آیا-بیل آئے، گھر بن گیا-گھر بن گئے وغیرہ۔

(6) خالص سنسکرت الفاظ جن کے آخر میں الف ہوتا ہے ایسے الفاظ جمع میں تبدیل نہیں ہوتے۔

جیسے: راجا، داتا وغیرہ

(7) رشتہ داروں کے نام جمع میں تبدیل نہیں ہوتے۔

جیسے: ابا، تایا، دادا وغیرہ۔

(8) فارسی کے اسم فاعل بھی جمع میں تبدیل نہیں ہوتے۔

جیسے: دانا، بینا، آشنا وغیرہ۔

☆ دیے گئے واحد الفاظ کی جمع لکھیے۔

1۔ علم + _____ 2۔ وقت + _____

3۔ خبر + _____ _____

4۔ مرحلہ + _____

5۔ طالب علم + _____ _____

6۔ عالم + _____

7۔ قوم + _____ _____

8۔ امیر + _____

9۔ قدم + _____ _____

10۔ بلند + _____



منصوبہ کام



☆ دیگر زبانوں میں لکھی گئی کوئی دو نظمیں ایک چارٹ پر لکھ کر اپنی کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

☆ علم کے موضوع پر چند نظمیں اکھٹا کرتے ہوئے ایک کتابچہ تیار کیجیے۔



کیا میں یہ کر سکتا/کر سکتی ہوں



1۔ نظم ترنم سے پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں/نہیں

2۔ دیگر شعراء کی نظمیں پڑھ سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں/نہیں

3۔ فانی بدایونی کا مختصر تعارف پیش کر سکتا/سکتی ہوں۔ ہاں/نہیں



پڑھیے لطف اٹھائیے



ذرّوں کو بھی انسان بنا دو

اے اہلِ وطن! جانِ وطن بن کے دکھا دو — تم خاک کے ذروں کو بھی انسان بنا دو

انسان وہ ہے، علم کی جس میں ہو تجلی — حیواں کو کبھی علم ملا ہو تو بتا دو

خود بھی پڑھو، بننے کے لیے عالم و کامل — ان پڑھ کوئی مل جائے تو اس کو پڑھا دو

ہو علم تو پھر کیا نہیں امکاں میں تمہارے — تم چاہو تو جنگل کو بھی گل زار بنا دو

کانٹوں کو جہالت سے الگ کاٹ کے پھینکو — تم علم کے پھولوں سے نیا باغ کھلا دو

ہے ملک میں تفریق جہالت کے سبب سے تم — علم کی قوت سے یہ جھگڑا ہی مٹا دو

بے علم کا جینا بھی ہے اک قسم کا مرنا — جیسے جن بے روح جلا دو کہ دبا دو

سیماب اکبر آبادی

6۔ ہمارے تہوار

ہندوستان ایک کثیر مذہبی، کثیر لسانی ملک ہے۔ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے بستے ہیں۔ ہر مذہب کے رسم ورواج، رہن سہن، تہذیب و تمدن الگ الگ ہیں۔ مختلف علاقوں کی بولیاں مختلف ہوتی ہیں۔ مگر ایک مشترکہ بات یہ ہے کہ تمام مذاہب والے مختلف عید اور تہوارل جل کر مناتے ہیں۔ جب مسلمانوں کی عید آتی ہے تو اس میں دیگر ہندوستانی بھی شریک ہو جاتے ہیں اور ساتھ ساتھ خوشیاں مناتے ہیں۔ اسی طرح جب کرسمس یا دیوالی آتی ہے تو اس میں مسلمان اور ہمارے سکھ بھائی بھی ان کے ساتھ مل کر اپنی خوشی اور یکتا کا ثبوت دیتے ہیں۔ آؤ بچو! آج ہم چند اہم ہندوستانی تہواروں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

1۔ مسرتوں کی عید عید الفطر

عید الفطر جسے عید سعید اور میٹھی عید بھی کہا جاتا ہے، رمضان کا مہینہ ختم ہونے کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ انیسویں یا تیسویں رمضان کی شام شوال المکرم کا چاند نظر آتا ہے۔ شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ نماز کے لیے عید گاہ جانے سے پہلے غریبوں اور محتاجوں میں فطرہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس عید کو عید



الفطر کہا جاتا ہے۔ عید کی صبح گھروں، گلی کوچوں اور محلوں میں عجیب مسرت کا ماحول ہوتا ہے۔ چوراہوں، سڑکوں، مسجدوں اور عید گاہوں کے پاس عطر، سُرمہ اور ٹوپیوں کی دکانیں لگائی جاتی ہیں۔ بازاروں میں خوب خریداری کی جاتی ہے۔ ہر فرد عید کے لیے نئے کپڑے خریدتا ہے۔

اس عید کو مسلمان نئے کپڑے پہنتے ہیں۔ عطر اور خوشبو لگا کر عید گاہوں میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز کے بعد ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہوئے آپس میں بغل گیر ہوتے ہیں۔ بچے بڑوں کی دعائیں لیتے ہیں اور بڑے بچوں کو عیدی دیتے ہیں تو بچوں کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ رشتہ داروں، دوستوں اور مہمانوں کو شیر خورمہ کھلایا جاتا ہے۔

گھروں میں لذیذ پکوان پکائے جاتے ہیں۔ غریبوں اور محتاجوں میں خوب خیرات کی جاتی ہے۔ خواتین اور بچے ملاقاتوں کے لیے رشتے داروں کے گھر جاتے ہیں اور مبارکبادیں پیش کرتے ہیں۔ دو تین دن تک خوشیاں ہی خوشیاں ہوتی ہیں۔

عید الفطر کے دن غیر مسلم بھی مسلمان دوستوں اور ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مسلمان اپنے غیر مسلم دوستوں کو اپنے گھروں میں دعوت کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔

الغرض عید الفطر پیامِ امن، بھائی چارگی، مساوات اور میل ملاپ کی عید ہے۔ یہ عید پوری انسانیت کے لیے خوشیوں کا خزانہ لے کر آتی ہے۔

2۔ خوشیوں کی عید سنکرانتی

سنکرانتی ہندوؤں کا ایک اہم تہوار ہے۔ خاص کر جنوبی ہندوستان کی ریاستوں آندھرا پردیش، کرناٹک، تامل ناڈو اور کیرلا میں اس تہوار کو بڑے اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ تامل ناڈو اور کیرلا علاقوں میں اس تہوار کو پونگل کے نام سے منایا جاتا ہے۔ آندھرا پردیش اور کرناٹک میں اسے سنکرانتی یا مکر سنکرانتی کے نام سے منایا جاتا ہے۔

دراصل یہ تہوار فصل کے کٹنے پر بھگوان کا شکر ادا کرتے ہوئے منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار ماہ جنوری کے 13، 14 اور 15 تاریخوں میں منایا جاتا ہے۔ مگر اس کی تیاریاں ایک مہینہ پہلے سے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ ملازمت یا تجارت کے سلسلے میں اپنے گاؤں یا شہروں سے دور رہتے ہیں وہ اس موقع پر اپنے اپنے آبائی مقام میں جمع ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً دیہات کے لوگ اس کا اہتمام بڑی پابندی سے کرتے ہیں۔ اس تہوار کے لیے غریب ہو یا امیر ہر ایک اپنی بساط کے مطابق نئے کپڑے اور نئی چیزیں خریدتا ہے۔

اس تہوار کا پہلا دن "بھوگی" کہلاتا ہے۔ اس دن تمام لوگ اپنے اپنے گھروں، دکانوں کی صفائی کرتے ہیں۔ تاڑ کے



پتے، لکڑیاں وغیرہ اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے اپنے گاؤں یا محلے میں الاؤ جلاتے ہیں۔

اس تہوار کے دن لوگ اپنے گھروں کے آنگن اور صحنوں کو رنگوں سے سجاتے ہیں، گوبر کے پتلے بنائے جاتے ہیں۔ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق غربا میں کپڑے، کھانے اور پیسے تقسیم کیے جاتے ہیں۔

دوسرا دن یعنی جنوری 14 سنکرانتی (سوریہ پونگل کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن سورج کی پوجا کی جاتی ہے۔ نئی فصل سے مختلف قسم کے پکوان بنائے جاتے ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کو تحفے تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ اس دن کو بڑوں کی عید (پیڈولہ پنڈوگا) بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس دن خاندان کے مرحومین کی یاد میں پوجا کی جاتی ہے اور ان کے ناموں پر مٹھائیاں، کپڑے وغیرہ غریبوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔

اس تہوار کا تیسرا دن کنوما (مقو پونگل کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن کھیتی باڑی اور زراعت میں کسانوں کی مدد کرنے' والے جانوروں کو سجایا اور سنوارا جاتا ہے اور ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ بچے بڑے سب کھیل تماشوں میں مشغول رہتے ہیں۔ پتنگ بازی، بیلوں کی دوڑ کے مقابلے اور دیگر دلچسپ کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ اس طرح یہ تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

3۔ ایثار و قربانی کی عید عید الاضحی



عید الاضحی مسلمانوں کی دوسری بڑی عید مانی جاتی ہے۔ یہ عید ماہ ذی الحجہ کی 10 ویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ گلی کوچوں میں عید کا ماحول دو تین دن پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ گھر کے بزرگ قربانی کے لیے مینڈھے یا دنبے خرید لاتے ہیں اور گھر کے خالی حصے میں باندھ دیتے ہیں۔ بچے ان کو پانی پلانے، چارہ ڈالنے کے لیے خوشی خوشی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ محلے کے بچے ایک دوسرے کے گھر جاکر قربانی کے جانور دیکھتے ہیں، چارہ ڈالتے ہیں۔ عید کے دن نئے کپڑے پہن کر خوشی خوشی ایک دوسرے کو دکھاتے پھرتے ہیں۔ بچوں کی خوشی دیکھنے قابل ہوتی ہے۔

عید گاہ جانے کی تیاری جوش وخروش سے کی جاتی ہے۔ ناشتے کے بعد محلے کے تمام بزرگ، جوان، بچے سب تکبیرات پڑھتے ہوئے پیدل سواریوں میں عید گاہ جاتے ہیں۔ نماز کے بعد خوشی خوشی ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ گھر پہنچ کر جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے اور اس کا گوشت غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور خود بھی کھایا جاتا ہے۔

لفظ اضحی، عربی زبان سے ہے جس کے معنی قربانی کے ہیں۔ اس لیے اس عید کو قربانی کی عید اور بقر عید بھی کہتے ہیں۔ عید الاضحیٰ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسلسل خواب آتے رہے

اور یہ حکم ملتا رہا کہ اے ابراہیم! اپنی سب سے پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں قربان کر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے تو صدقے کے طور پر پیسے تقسیم کیے۔ پھر خواب میں حکم ہوا اے ابراہیم! اپنی سب سے پسندیدہ چیز قربان کرو تو آپ علیہ السلام نے دوسرے دن کئی اونٹ قربان کیے۔ اسی طرح "مسلسل خواب آتے رہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کا منشا سمجھ گئے اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کا حکم بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو سنایا کہ "بیٹا! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں تمھارا کیا خیال ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا ابا جان! آپ کو جو حکم اللہ نے دیا اس پر عمل کریں آپ انشاء اللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے لاڈلے بیٹے کو گھر سے دور صحرا میں لے گئے۔ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرت اسمعیل علیہ السلا کی گردن پر چھری چلائی مگر گردن تھی کہ کٹتی ہی نہ تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پریشان ہو گئے اور پھر پوری طاقت لگا کر آپ علیہ السلام نے اس بار چھری چلائی تو کامیاب ہو گئے۔ آپ علیہ السلام جب اپنی آنکھوں پر بندھی پٹی نکالی تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام صحیح سلامت وہاں ہیں اور ایک دنبہ ذبح ہو گیا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے بھیج دیا تھا۔ غیب سے آواز آتی ہے کہ اے ابراہیم! ہم نے آپ کی قربانی قبول کر لی اور اس سنت کو ہم قیامت تک اپنے بندوں کے ذریعے زندہ رکھیں گے۔

اس طرح ہم مسلمان اسی سنت کی ادائیگی کے لیے دھوم دھام سے عید الاضحی مناتے ہیں اور قربانی کے جذبے کا اظہار کرتے ہیں۔

4. تحفوں کی عید کرسمس

"حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں عیسائی 25 دسمبر کو کرسمس کی عید مناتے ہیں۔ عیسائی اسے کرسمس ڈے اور بڑا دن بھی کہتے ہیں۔ گریگوری تقویم کے مطابق 24 دسمبر کی رات سے کرسمس کی ابتدا ہوتی ہے اور 25 دسمبر کو آفتاب پرستوں کا تہوار ہوا کرتا تھا۔ ولادت مسیح کی حقیقی تاریخ کا علم نہ ہونے کی بنا پر آبائے کلیسا نے یسوع مسیح کو عہد جدید کا سورج اور دنیا کا نور خیال کرتے ہوئے اس تہوار کو یوم ولادت تسلیم کر لیا۔ کرسمس کو عشرہ کرسمس کا حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس پورے عرصہ میں گرجاگھروں میں حضرت عیسی علیہ السلام کے واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔

کرسمس کے موقع پر مذہبی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ خصوصی عبادتیں انجام دی جاتی ہیں۔ نیز خاندانی اور سماجی تقریبات کا اہتمام ہوتا ہے جن میں شجر کرسمس کی رسم، تحائف کا لین دین، سانتا کلاز کی آمد اور عشائے کرسمس قابل ذکر ہیں۔ اس طرح کرسمس کے مخصوص نغمے، موسیقی فلمیں اور ڈرامے بھی بنائے گئے ہیں۔ کرسمس کے موقع پر درختوں کو قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ اُن درختوں پر تحفے لٹکانے کی رسم عہد وسطی میں جرمنی میں شروع ہوئی تھی۔ کرسمس کارڈ بھیجنے کی سانتا کلاز کی روایت امریکا سے شروع ہوئی۔ کرسمس خوشی، اظہار عقیدت اور مسکین نوازی کا تہوار مانا جاتا ہے۔



حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جشن ولادت کے اس موقع پر تمام گرجاگھروں میں عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ راسخ الاعتقاد مسیحی بھائی روزہ بھی رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سی رسمیں اور سماجی تقریبات بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ خصوصاً چھوٹے بڑے شہروں میں کرسمس دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے بڑے تہواروں میں سے ایک تہوار کرسمس بھی ہے۔ لوگ سال کی آخری شب میں خوب جشن مناتے ہیں اور ٹھیک رات بارہ بجے شراب اور دیگر برائیوں کے تمثیلی مجسموں اور تصویروں کو جلا کر گناہوں سے تائب ہوتے ہیں اور آئندہ سال کے لیے نیک خواہشات کا اظہار اور دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سانتا کلاز اور تحفہ تحائف کی رسمیں بھی عام ہیں۔

مسیحی تہواروں میں کرسمس کی عید کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس عید کا آغاز غالباً 200ء سے ہوا۔ 400ء سے یہ تہوار ساری دنیا میں عام ہو گیا۔ چوں کہ 25 دسمبر یسوع مسیح کے ظہور کی تاریخ مانی جاتی ہے اور مشرق میں عام طور پر اسی دن یسوع مسیح کا یوم پیدائش بھی منایا جاتا تھا۔ ابتدائی سالوں میں مشرقی ممالک میں بڑے پیمانے پر جشن منائے جاتے تھے۔ عہد وسطیٰ سے یوروپ میں بھی کرسمس کا تہوار بڑے پیمانے پر منایا جانے لگا۔ انیسویں صدی عیسوی تک اسکاٹ لینڈ نے بڑے پیمانے پر عید منانے پر پابندی لگا رکھی تھی۔ بہر حال دنیا کے مختلف ممالک میں کرسمس کا تہوار الگ الگ انداز سے بڑے پیمانے پر منایا جاتا ہے۔

5 بہاروں کا میلہ بیساکھی

بیساکھی صوبہ پنجاب اور ہریانہ میں سکھوں کا مشہور اور اہم تہوار ہے۔ اس کو بہار کا میلہ بھی کہا جاتا ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کسان فصل کٹنے کے بعد خوشیاں مناتے ہوئے ہر سال 13 اپریل کو بیساکھی تہوار مناتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے بھی بیساکھی تہوار بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کیوں کہ اسی دن سکھوں کے دسویں اور آخری گرو گرو گوبند سنگھ نے خالصہ پنتھ قائم کیا تھا۔ گرو گوبند سنگھ نے اسی دن سکھوں کو پیغام دیا تھا کہ تمام سکھ چڑیا سے عقاب بن جائیں اور پنجاب پر چھا جائیں۔

13 اپریل 1699ء کا دن تھا جب گرو گوبند سنگھ نے سکھ فوج کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی دن سے بیسا لکھی تہوار کا آغاز ہوا۔ ماہ اپریل کے شروعات سے ہی پنجاب اور ہریانہ میں گندم کی کٹائی کا آغاز ہو جاتا ہے یعنی بیساکھی تہوار کا ہنگامہ شروع ہو جاتا ہے۔ دیہاتوں میں میلے لگائے جاتے ہیں۔ اپنی اپنی فصلیں فروخت کر کے تمام کسان بیساکھی کی تیاری کرتے ہیں۔

بیساکھی اصل میں بہترین فصل حاصل ہونے پر رب کا شکر ادا کرتے ہوئے منایا جانے والا تہوار ہے۔ یہ تہوار نہ صرف پنجاب اور ہریانہ بلکہ سارے ہندوستان میں خوشیوں کی بہار لاتا ہے۔ تمام مذاہب والے آپس میں مل جل کر امن و آشتی اور بھائی چارگی کے ساتھ بیساکھی تہوار مناتے ہیں۔

سکھ بیساکھی کے دن تلواروں اور لاٹھیوں کے کھیل رچاتے ہیں۔ اپنے اپنے فن اور ہنر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اتحاد واتفاق اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ مرد، خواتین اور بچے مل کر بھانگڑا ڈالتے ہیں جس میں وہ ناچتے گاتے اور موج مستی کرتے ہیں۔ بیساکھی کا تہوار ہمارے ملک کا ایک اہم تہوار ہے جو ہمیں اتحاد اور یکجہتی کا درس دیتا ہے۔





از خود لکھنا



(الف) دیے گئے سوالات کے جواب چار (4) یا پانچ (5) جملوں میں لکھیے۔

1۔ عید الفطر کو میٹھی عید کیوں کہا جاتا ہے؟

2۔ عید الفطر کے دن مسلمان نماز سے پہلے کیا کام کرتے ہیں؟

3۔ سنکرانتی کے تہوار کی تیاریاں کیسے کی جاتی ہیں؟

4۔ بھوگی کے دن لوگ کیا کیا کرتے ہیں؟

5۔ عید الاضحی کے موقع پر بچوں کی خوشی کا کیا عالم ہوتا ہے؟

6۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم کی تعمیل کیسے کی؟

7۔ کرسمس کے موقع پر کون کون سی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں؟

8۔ کرسمس کے دن درختوں کو کیسے سجایا جاتا ہے؟

9۔ بیساکھی کو بہار کا میلہ کیوں کہا جاتا ہے؟

10۔ بیساکھی کا تہوار ہمیں کیا پیغام دیتا ہے؟

(ب) دیے گئے سوالات کے جواب چار (8) یا پانچ (10) جملوں میں لکھیے۔

1۔ عید الفطر کی خوشیوں اور اس کی رسموں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

2۔ سنکرانتی تہوار کے تینوں دنوں کی تقریبات بیان کریں۔

3۔ عید الاضحی کی اہمیت اور قربانی کے جذبے کو بیان کریں۔

4۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے واقعے کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

5۔ کرسمس کے تہوار کی مذہبی اور سماجی اہمیت بیان کریں۔

6۔ کرسمس کے موقع پر ہونے والی مختلف رسموں اور تقریبات کی وضاحت کریں۔

7۔ بیساکھی تہوار کس طرح منایا جاتا ہے؟ تفصیل سے لکھیں۔

8۔ ہندوستان کے مختلف تہوار قومی یکجہتی کو کیسے مضبوط کرتے ہیں؟

9۔ سنکرانتی اور بیساکھی تہواروں میں کسانوں کی خوشیوں کا ذکر کریں۔

10۔ ”ہندوستان ایک کثیر مذہبی ملک ہے“ — سبق کی روشنی میں وضاحت کریں۔

(د) درج ذیل دیے گئے سوالات پڑھیے اور صحیح جواب منتخب کریں اور قوسین میں لکھیے۔

1۔ عید الفطر کس مہینے کے اختتام پر منائی جاتی ہے؟ ( )

A) محرم B) رمضان C) رجب D) شعبان

2۔ عید الفطر سے پہلے غریبوں میں کیا تقسیم کیا جاتا ہے؟ ( )

A) زکوٰۃ B) تحفے C) فطرہ D) کپڑے

3۔ سنکرانتی کا دوسرا دن کس نام سے جانا جاتا ہے؟ ( )

A) کنوما B) بھوگی C) سوریہ پونگل D) دیوالی

4۔ کنوما کے دن کس کی پوجا کی جاتی ہے؟ ( )

A) درختوں کی B) جانوروں کی C) دریاؤں کی D) پہاڑوں کی

5۔ عید الاضحی کس اسلامی مہینے میں منائی جاتی ہے؟ ( )

A) رمضان B) شوال C) ذی الحجہ D) صفر

6۔ عید الاضحی کو اور کس نام سے پکارا جاتا ہے؟ ( )

A) میٹھی عید B) شب برات C) بقر عید D) شب قدر

7۔ کرسمس کب منایا جاتا ہے؟ ( )

A) 14 اپریل B) 25 دسمبر C) 10 ذی الحجہ D) یکم شوال

8۔ کرسمس کے موقع پر کون سا درخت سجایا جاتا ہے؟ ( )

A) نیم کا درخت B) آم کا درخت C) شجر کرسمس D) کھجور کا درخت

9۔ بیساکھی زیادہ تر کن ریاستوں میں منائی جاتی ہے؟ ( )

A) گجرات اور مہاراشٹر B) پنجاب اور ہریانہ C) بہار اور جھارکھنڈ D) آسام اور منی پور

10۔ بیساکھی کے دن سکھ کون سا مشہور رقص کرتے ہیں؟ ( )

A) کتھک B) بھرت ناٹیم C) بھانگڑا D) قوالی

فرہنگ

- بے کس = بے سہارا
- ملجا = جان بچانے والا
- دست گیری = مدد کرنا
- اسرار = راز
- ہ سنگ پارے = کنکریاں
- تسکین = سکون و آرام
- خُلق = اخلاق
- تفسیر قرآن = قرآن کی تفسیر
- تذکرہ = یاد کرنا / ذکر کرنا
- فیض = فائدہ برکت



- رعایا : عوام
- حاجت : ضرورت
- نعمت : اللہ کی عطا کردہ دولت، مال
- گستاخی : بے ادبی
- طیش : غصہ
- جرات : ہمت
- وحشی : غیر مہذب، جنگلی

- توانا : طاقت ور
- معیوب : جس میں کوئی عیب ہو، عیب والا
- بَلی دینا : قربانی دینا
- شیر خاص : مشورہ دینے والا خاص آدمی، خاص صلاح کار
- قبیلہ : ایک خاندان یا نسل کے افراد کی جماعت
- جہاں پناہ : وہ ذات جس پناہ میں جہان / دنیا ہو، بادشاہ، حاکم



- دشت = جنگل
- پھبن = دلکشی، خوبصورتی، زیبائش
- گگن = آسمان
- ہلال = قمری مہینہ کی پہلی تاریخ کا چاند
- دمن = پہاڑ
- سمجھنا = رد عمل ظاہر کرنا
- روایات = طور طریقے، تہذیب، رسم ورواج
- زلف = بال



- بھاٹ = ایک سماجی فرقہ
- شفقت = محبت
- دوہے = ہندی شاعری کی ایک صنف
- سلطنت = حکومت
- اصرار = کسی بات پر ضد کرنا

- دانش مندی = عقل مندی
- اشلوک = بند، چار ویدوں کا سنسکرت چھند
- خاک سار = عاجز منکسر



- فدا = نثار، قربان، عاشق
- خالق = پیدا کرنے والا
- شرف = برتری، عزت
- شاہ = بادشاہ، سلطان، آقا، مالک
- گدا = فقیر، بھکاری
- مفلس = غریب محتاج، نادار
- خطہ = حصہ، زمین کا حصہ
- رہبر = رہنما، راستہ بتانے والا
- صنعت و حرفت = کارخانہ، پیشہ، کاری گری
- ممتاز = معزز، نمایاں، بلند
- رسوا = بدنام، خراب
- جہالت = لاعلمی، حیوانیت

❖❖❖